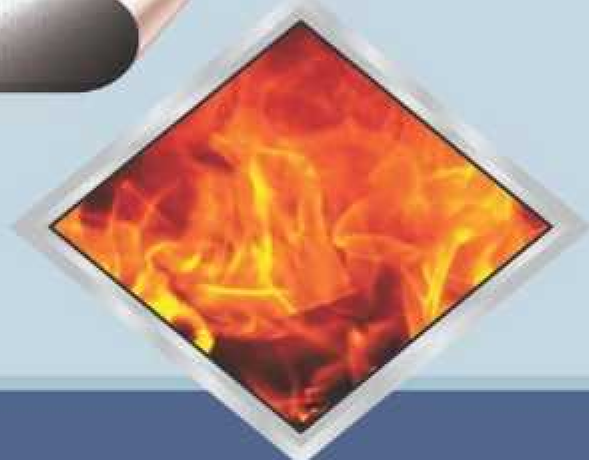
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

جہنم کی ہولناکیاں



مُصنّف

ابو العطیٰ حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی

متصلا بہاری نگر پالیکا، تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

جنرل سکریٹری مسلم بورڈ نیپال (قطریونٹ)

ناشر

کنز الایمان فاؤنڈیشن

تاراپٹی مشرقی محلہ ضلع دھنوشہ جنکپور (نیپال)

الصلوۃ والسلام علیک وآلک وصحبک یارسول اللہ (ﷺ)

جہنم کی ہولناکیاں

مصنف
ابوالعطر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)

ناشر
کنزالایمان فاؤنڈیشن تاراپٹی، ضلع دھنوشہ جنکپور (نیپال)

کتاب: جہنم کی ہولناکیاں
مصنف: ابوالعطر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)
تصحیح وتقدیم: فقیہ عصر حضرت مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ
شیخ الحدیث دارالعلوم اہلسنت تنویر الاسلام۔امرڈوبھا (یوپی)
پروف ریڈنگ: مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی مصباحی (بنگال)
تعداد: ایک ہزار (۱۰۰۰)
تاریخ تالیف: ربیع الغوث بروز یکشنبہ ۱۴۳۱ھ مطابق مارچ ۲۰۱۰ء
اشاعت: ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ/ستمبر ۲۰۱۴ء
ناشر: کنزالایمان فاؤنڈیشن تاراپٹی، ضلع دھنوشہ جنکپور (نیپال)
باہتمام: والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری صاحب
تحریک: حضرت مولانا محمد علاء الدین برکاتی مصباحی (بہوارونیپال)

ملنے کے پتے

۱۔ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)
۲۔ برکاتی کتب خانہ بڑوالی چوکی، اندور (ایم پی)
۳۔ کنزالایمان فاؤنڈیشن تاراپٹی (نیپال)

فہرست مضامین

نمبر	عناوین	صفحات
1	شرف انتساب	5
2	دعا ہوگئی قبول	5
3	آفریں برتو	6
4	تقدیم	7
5	آواز دل	11
6	دوزخیوں کی تین جماعتیں	15
7	جنت ودوزخ میں وسیع تر کون؟	16
8	جہنم کی ہولناکیاں بآیات قرآنیہ	23
9	جہنم کی ہولناکیاں احادیث کی روشنی	50
10	اچھا اور برا ٹھکانہ	51
11	روز قیامت جہنم کولائے جانے کی حالت	52
12	جہنم کی دیوار کی موٹائی	53
13	جہنم کی گہرائی	53
14	جہنم کی گردن اوراس کے زیر تسلط	54
15	تصویر بت پرستی کا ذریعہ	57
16	آتش دوزخ	58
17	جہنم کا کھولتا پانی	60

18	صعود نامی پہاڑ	61
19	مشروبات جہنم	62
20	جہنمیوں کی خوراک	64
21	جہنمی بیڑیاں اور ہتھوڑے	66
22	جہنمی سانپ اور بچھو	68
23	جہنم کی وادیاں اور مستحقین	69
24	جہنم میں کافروں کے اعضاء کی	73
25	جہنم کا سب سے ہلکا عذاب	78
26	دلاسۂ رحمت	79
27	مصادر	84

نوٹ:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصانیف و تالیفات اور آپ کی حیات و خدمات کے مختلف گوشوں پر کتابوں اور مضامین و مقالات کا مطالعہ کرنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں۔

www.barkatussunnah.com

اور بھی دیگر دینی کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے مذکورہ بالا ویب سائٹ وزٹ کر سکتے ہیں۔ نیز علمائے اہل سنت نیپال اپنی تصانیف اس ویب سائٹ پر اپ لوڈ کروانے کے لئے فقیر سے رابطہ کریں ان شاء اللہ آپ کی کتابیں اپ لوڈ کر دی جائیں گی۔ واٹس اپ نمبر 0097431402499

شرف انتساب

پیران پیر، میران میر، محبوب سبحانی، شیخ ربانی، سید الاولیاء، تاجدار بغداد و جیلاں، شہنشاہ کشور ولایت، منبع اسرار روحانیت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



خواجہ خواجگاں، شاہ ہندوستاں، فرید زمانہ، وحید یگانہ، منبع الاسرار، مطلع الانوار، عطاء رسول مقبول سیدنا شیخ معین الدین چشتی غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔



شیخ طریقت، رہبر شریعت، شہباز علم وفن، تاج العلماء، صدر الاساتذہ، قاضی القضاۃ مفتی اعظم نیپال حضرت علامہ **مفتی جیش محمد صدیقی**، برکاتی قدس سرہ
شیخ الحدیث: الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنکپور (نیپال)



ادیب شہیر، عالم جید، فقیہ عصر، امین العلماء، زینۃ الخطباء، سراج النقباء، سلطان الواعظین، حافظ الاحادیث حضرت علامہ مفتی محمد امین الدین رضوی، مصباحی صدر المدرسین دار العلوم حنفیہ اشرفیہ لہان (نیپال)



اور

جملہ محبوبان خدا عزوجل و عاشقان رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے نام
گر قبول افتد زہے عز و شرف
عقیدت کیش:
گدائے مصطفی ابو العطر محمد عبدالسلام امجدی، برکاتی عفی عنہ

آفریں برتو!

صفوۃ الاصفیاء، امین العلماء حضرت علامہ مفتی محمد امین الدین رضوی مصباحی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لك الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

بفضلہٖ تعالیٰ اہل سنت وجماعت میں ہر دور میں ایک سے ایک محقق، مصنف، مدبر آتے رہے اور زبان وقلم سے دینی خدمات انجام دے کر اجر عظیم کے مستحق بنتے رہے۔

بکرمہ تعالیٰ کچھ ہی دن پہلے قابل قدر عزیزی مولانا **مفتی محمد عبد السلام** برکاتی کی تصنیف کردہ کتاب ''جنت کی خوشبو'' شائع ہوئی جو قرآن واحادیث سے مزین، الفاظ وانداز سے آراستہ تھی۔

کچھ ایام گذرے تھے ہی میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ ان کی دوسری تصنیف ''جہنم کی ہولناکیاں'' کا مسودہ مجھے موصول ہوا۔ بے حد خوشی ہوئی، خدا کا شکر ادا کیا، مولانا موصوف کی محنتوں کو داد وتحسین سے نوازا۔ نیز میں نے اس مسودہ کا مطالعہ کیا جسے خوبصورت ترتیب اور دلائل سے بھرپور پایا۔ بارگاہ خداوندی میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کا نام جلد از جلد مصنفین مقبولین کی فہرست میں درج فرمائے آمین۔

محمد امین الدین مصباحی غفرلہ

صدر المدرسین دار العلوم حنفیہ اشرفیہ، اہان ضلع سرہا (نیپال)

۹؍رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ ہجری مطابق ۲۰؍اگست ۲۰۱۰ء

تقدیم

جامع معقولات ومنقولات، مستجمع کمالات حضرت علامہ مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ
رضوی دام ظلہ علینا شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم ولی حبیبہ الکریم و علیٰ
اٰلہ و اصحابہ اجمعین۔

امابعد!

عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی عبد السلام صاحب زید مجدہ استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ اندور نے پہلے ایک کتاب ''جنت کی خوشبو'' تالیف فرمائی اور وہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوکر لوگوں کے ہاتھ تک پہنچ چکی ہے۔اس کتاب میں جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر آیت قرآنیہ اوراحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی روشنی میں عمدہ طریقہ پر کیا ہے اور مسلمانوں کو ان اعمال کی رغبت دلانے کی عمدہ کوشش کی ہے جن کے ذریعہ مسلمان جنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔اس کتاب کی مقبولیت کے بعد انھیں خیال گزرا کہ دوزخ اور اس کے عذاب کا بھی تفصیلی تذکرہ ہوجائے تاکہ مسلمان ہراس برے کام سے بچنے کی کوشش کرے جو اسے دوزخ میں لے جانے والے ہیں ۔اس طرح جنت میں جانے کا راستہ آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ'' جہنم کی ہولنا کیاں ''نامی رسالہ مرتب فرمایا،اس میں ابتدائی ''۴۳'' آیات قرآنیہ اوران کی توضیح وتشریح کے ذریعہ دوزخ اوراس کے عذاب کی تباہ کاریوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو اس سے پناہ مانگنے اوران سبھی گناہ کے کاموں سے انھیں بچنے کی تلقین کی ہے جو دوزخ میں لے جانے والے ہیں۔پھر ۱۳۱ احادیث کریمہ سے دوزخ کے عذاب اور

دوزخیوں کے تباہ کن حالات کا تذکرہ کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے قہر وغضب سے ڈرانے کی عمدہ کوشش فرمائی ہے۔ تاکہ مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی نافرمانیاں چھوڑ کر عذاب دوزخ سے اپنے آپ کو محفوظ کرلیں اور رب کریم نیز اس کے رسول رؤف رحیم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں اپنے شب و روز گزار کر جنت اور اس کی نعمتوں کے مستحق بن سکیں۔

جنت کی وسعت:

جنت کی وسعت کا ذکر فرماتے ہوئے رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

"وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ"۔ (سورۂ آل عمران آیت ۱۳۳)

ترجمہ: اور دوڑو بخشش کی جانب جو تمہارے رب کی طرف سے ہے اور (دوڑو) جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین جتنی ہے جو تیار کی گئی ہے پرہیز گاروں کے لئے۔

اس آیت کی تفسیر میں معالم التنزیل میں فرمایا کہ:

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما كسبع سموات وسبع ارضين لو وصل بعضها ببعض و ما روى ان الجنة فى السماء السابعة اوفى السماء الرابعة فمعناه انها فى جهتها لا انها فيها۔

(تفسیر معالم التنزیل برحاشیہ خازن ج۱ ص ۲۸۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جنت کی چوڑائی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے برابر ہے اگر ان سب کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا جائے۔ اور یہ جو روایتوں میں آیا ہے کہ جنت ساتویں یا چوتھے آسمان پر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی آسمان میں ہے۔

اور تفسیر خازن میں فرمایا کہ:

جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آسمانوں اور زمینوں کو الگ الگ ایک ایک طبقہ فرض کیا جائے پھر سب کو ایک میں جوڑ دیا جائے تو یہ جنت کی چوڑائی کے برابر ہوگا اور لمبائی بہر حال چوڑائی سے زیادہ ہوتی ہے تو پھر لمبائی کا کیا حال ہوگا؟ اسے اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ (خازن ج ا ص ۲۸۲)

آگے فرماتے ہیں کہ:

سئل انس بن مالك عن الجنة أفي السماء هي ام في الارض قال اى ارض وسماء تسع الجنة قيل له فاين هي قال فوق السموات تحت العرش وقد وصف رسول الله ﷺ الفردوس فقال وسقفها عرش الرحمن.

(خازن ج ا ص ۲۸۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے سوال ہوا کہ جنت کہاں ہے آسمان میں یا زمین میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کون سی زمین یا کون سی آسمان جنت کے سمانے کی گنجائش رکھتا ہے؟ تو آپ سے سوال ہوا کہ پھر جنت کہاں ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ آسمانوں کے اوپر اور عرش کے نیچے۔ چنانچہ رسول گرامی وقار ﷺ جنت الفردوس کا ذکر فرمایا کہ اس کی چھت رحمٰن عزوجل کا عرش ہے۔

اور تفسیر درمنثور میں فرمایا کہ:

امام ابن جریر نے حضرت سدی رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ سات آسمان اور سات زمینیں آپس میں اس طرح ملائی جائیں جس طرح کپڑے ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جاتے ہیں تو یہ جنت کی چوڑائی کے برابر ہوں گے۔ (اور جب چوڑائی اتنی ہے تو لمبائی اللہ تعالیٰ ہی جانے)

آگے چل کر ایک دوسری روایت نقل فرماتے ہیں کہ:

بزار اور حاکم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں اور حاکم نے اس روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جب جنت کی چوڑائی اتنی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ تو سرکار نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ جب رات ہر طرف چھا جائے تو دن کہاں ہوتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا جہاں اللہ چاہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں اللہ چاہے گا جہنم وہیں ہوگی۔ (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۱۹۹)

اور تفسیر خازن میں ہے کہ:

و قال قتادۃ کانوا یرون ان الجنۃ فوق السموات السبع و ان جھنم تحت الارضین السبع (ج ۱ ص ۲۸۴)

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا عقیدہ تھا کہ جنت ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور جہنم ساتوں زمینوں سے نیچے ہے۔

اللھم انا نسألك الجنۃ ونعوذبك من النار بجاہ حبیبك المصطفیٰ المختار ﷺ وعلی آلہ الاطھار واصحابہ الاخیار ۔ (امین) فقط

محمد قدرت اللہ الرضوی غفرلہ
شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت تنویر الاسلام
امرڈوبھا پوسٹ بکھرہ ضلع سنت کبیر نگر یوپی
۷ رجمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ

آواز دل

ہے اس کی حمد کہ ذرے کو آفتاب کیا
میں کچھ نہیں تھا مگر اس نے کامیاب کیا
وہ جانتا ہے ہنر خوب جلد سازی کا
ورق ورق تھا سمیٹا مجھے کتاب کیا
وہ حرف کن کا بھی پہلا گواہ ہیں بے شک
وہ ایک نور جسے اس نے انتخاب کیا

کسی بھی میدان میں قدم وہی ڈالتا ہے جس کو اس کی نشیب وفراز کا تجربہ ہوتا ہے، اس میں پیش آنے والے مصائب ومحن اور دشواریوں سے مقابلہ کرنے کی تاب رکھتا ہے۔ اسی طرح میدان علم وہنر میں بھی جولانیت علم کی نمائش وہی کرسکتا ہے جو علم وادب، تحقیق وتدقیق اور تفحص وتفتیش پر یدطولیٰ رکھتا ہو۔ جس بھی فن وموضوع پر قلم اٹھایا جائے قبل ازاں ضروری ہے کہ اس کے رموز واسرا، معانی ومطالب، مقاصد ومفاہیم، انداز وبیان، اس کی حقیقت، ساتھ ہی زمان ومکان، حالات وتقاضوں سے بھی مکمل واقفیت ہو۔

مجھ جیسا کم علم جس کو اپنی بے بضاعتی، بے مائیگی کا اعتراف ہو، بمطابق "فَوقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ" فیصلہ اہل علم وفکر کے حوالہ کردینا ایک عادت ہو، اپنی نادرستگی قلم کے ٹھوکر کھانے اور کوتاہ علمی کا احساس ہوا ایسے بے ہنر و بے تمیز کے لئے علمی طبع آزمائی کرنا نہایت ہی دشوار کام تھا مگر پھر بھی علیم وحکیم مولیٰ کی رحمت، قاسم رزق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نوازشات اور اساتذۂ کرام کی دعاء وفیوض کا سہارا پکڑ کر یہ ہمت وسعی کی ہے۔

ساتھی ہے کوئی اور نہ کچھ زاد سفر اللہ پہ بھروسہ ہے محمد پہ نظر ہے

مہینوں بسیار مطالعہ وعرق ریزی کے بعد اس ''جنت'' سے متعلق جو مومنین صالحین بندوں کا مسکن ابدی ٹھہری آیات واحادیث مع قدرے توضیح پر مشتمل ایک تحفہ بنام ''جنت کی خوشبو'' قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد ایک حوصلہ ملا اور بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم رسولہ الاعلیٰ دوستوں اور احباب، اساتذہ وطلبہ جامعہ غوثیہ غریب نواز بالخصوص حضرت علامہ الحاج محمد عارف رضوی صدرالمدرسین جامعہ غوثیہ غریب نواز، مفتی رضی الدین احمد فیضی، حضرت مولانا محمد امین الدین قادری وغیرہم کے مشورے پر زیر نظر تالیف کی تیاریاں شروع کردیں، جو الحمدللہ تقریباً سات مہینے کے عرصہ میں مرتب ہوگئی۔

میری پہلی کتاب ''جنت کی خوشبو'' میں اس بات کی وضاحت نہیں ہو پائی تھی کہ جنت ودوزخ میں کسی کی وسعت زیادہ ہے؟ جس کی طرف بعض کرم فرماؤں نے توجہ دلائی خاص کر محبوب الاولیاء حضرت علامہ انوار احمد قادری سربراہ اعلیٰ جامعہ غوثیہ غریب نواز نے اس سلسلے میں چند سوالات کر کے اس امر اہم پر اکسایا۔ فجزاہ اللہ خیرالجزا۔ پس ازیں سبب اس کتاب کے آغاز میں اسے بھی بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔ اہل علم حضرات کی بارگاہ میں عرض کہ جہاں کہیں بفحوائے ''الانسان مرکب من الخطایا والنسیان'' کوتاہیاں نظر آئیں اصلاح فرما کر ہمت افزائی فرمائیں۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اپنی پیاری اماں عفت مآب محترمہ عظیمہ خاتون اور والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیرالدین قادری، عم محترم حضرت مولانا محمد ذاکر حسین نوری، رفیق گرامی ابوالفیضان حضرت مولانا محمد علاؤالدین میکش رضا برکاتی مصباحی، حضرت مفتی احمد رضا امجدی اور برادر معظم حضرت مولانا کلام الدین قادری کو یاد نہ کروں کہ انہیں حضرات کی دعاؤں اور مفید مشوروں سے اس منزل تک پہنچا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اخیر میں دعاء ہے کہ مولی تعالی ہمارے اساتذہ، والدین کی عمراور علم وعمل میں بے پناہ برکتیں نازل فرمائے، ان کے صدقہ ہماری دعا قبول فرمائے اور ہماری مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ و اٰلہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم

کریم ایسا فقیروں کی بات رکھتا ہے
پکارا جب بھی دعاؤں کو مستجاب کیا

فقیرابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ اندور(ایم پی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل لنا الجنۃ مثوی والصلوٰۃ والسلام علیٰ من انذرنا ناراً تلظیٰ وآلہ الذین لھم الفردوس ماویٰ ونعوذ باللہ ممن یأت ربہ مجرماً فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیٰ۔

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت و بندگی اور تعمیل حکم کے لئے پیدا فرمایا، لہذا ان پر ضروری ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں ہمہ تن کوشاں اور اس کی معصیت وخلاف ورزی سے لرزاں وترساں رہیں۔ان تک پیغامات الٰہیہ اور احکامات اسلامیہ کی تبلیغ وترویج اور تفہیم وتسہیل کے لئے جو کاروان انبیاء ومرسلین مبعوث ہوئے اور صحائف وکتب سماویہ نازل کئے گئے ان سب پر ایمان رکھے تاکہ انعامات الٰہیہ اور احسانات ایزدی کے مستحق ہوکر دارین کی لائق ستائش اور انمول نعمتوں سے مستفیض ہوسکیں۔

کیونکہ اس ذات وحدہٗ لاشریک کی عبادت واطاعت سے راہ فرار اختیار کرنے، اس کے رسولوں کی تکذیب وتنقیص، اس کی منزل کتابوں کی تصدیق نہ کرنا، دین حق اور معبود حق کا استہزاء وتمسخر، معصیات سے دلچسپی، آخرت کی فراموشی اور جہنم کے دردناک عذاب سے لاابالی کے سبب غضب جبار اور قہر قہار کو دعوت دینا اور خود کو ہلاکتوں کے قعر عمیق میں ڈالنا ہے۔بلفظ دیگر ایسا شخص جہنم کے انواع واقسام، سخت ترین اور ہولناک عذاب میں گرفتار ہوگا جہاں جہنمی کی شکلیں اس طرح نہایت کریہہ وبدبودار ہوگی کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اس صورت میں دنیا میں لایا جائے تو تمام دنیا کے لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں۔

جہاں مختلف طبقات اور مختلف وادیاں ہوں گی، ہر ایک کا عذاب دوسرے سے جدا اور سخت سے سخت تر ہوگا۔دوزخیوں پر زہریلے سانپ اور بختی اونٹ کی مانند بچھو مسلط ہوں گے۔کانٹے دار تھوہڑ کے پیڑ کھانے کو دئے جائیں گے، نہایت تلخ، بدبودار

پیپ اور خون پینے کو ملیں گے کھولتا ہوا گرم پانی جسموں پر ڈالا جائے گا جس سے گوشت تو گوشت ہڈی تک گل جائے گی مزید برآں کہ انھیں نیا گوشت نئی ہڈی نئی کھالیں ملیں گی اور پھر عذاب ہوگا۔ وہاں بڑے بڑے گرز اور زنجیریں ہوں گی جن کی ایک ہی ضرب سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائے۔ کافروں کو مختلف عذاب دینے کے بعد انھیں صندوقوں میں بند کر کے اوپر سے آگ کا تالا لگا دیا جائے گا، اس صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں بند کر کے اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اس پر تالا لگا دیا جائے گا اس طرح اس صندوق کو آگ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور ہر کافر یہی خیال کرے گا کہ یہی آخری عذاب ہے اس کے بعد اور کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہوگا۔ اعاذنا اللہ من عذاب النار۔

دوزخیوں کی تین جماعتیں:

دوزخ میں انسان یا تو کفر و شرک کی بنا پر جائے گا، یا نفاق و بدعقیدگی کی بناء پر اور یا تو شرک و کفر اور نفاق کے سوا دوسرے کبائر و بداعمالی کی بنا پر جائے گا۔ اس طرح دوزخ کی آگ میں جھلنے اور اس کے نہایت تکلیف دہ عذاب میں مبتلا ہونے والی جماعت تین طرح کی ہوں گی:

(۱) پہلی جماعت کافروں کی ہوگی، ان پر عذاب جو ہوگا وہ دائمی ہوگا جس سے نجات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ" (البقرہ ۳۹)

ترجمہ: اور جس نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنمی ہیں جسمیں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲) دوسری جماعت کفار منافقین کی ہوگی۔ ان پر بھی جو عذاب ہوگا وہ بھی دائمی

غیر منقطع ہوگا، مگر اس جماعت کا حال عذاب پہلی جماعت سے دگرگوں ہوگا کہ یہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوگی، جہاں کا عذاب دیگر طبقات جہنم سے زیادہ شدید اور پر رنج والم ہوگا جیسا کہ اس جماعت کی مذمت، اس پر مسلط ذلت ورسوائی کا ذکر قرآن میں ہے: "اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (النساء ۱۴۵)

ترجمہ: بے شک منافقین جہنم کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے۔

(۳) تیسری جماعت ان لوگوں کی ہوگی جو دنیا میں ایمان واسلام پر تو قائم رہے مگر گناہوں میں ملوث ہونے کے سبب دوزخ میں ڈال دیئے گئے ہوں گے، جو سزا پانے کے بعد یا نبیوں کی سفارش سے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۫ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ۪ۚ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ۔

(آل عمران ۱۳۶)

ترجمہ: اور وہ یہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔ اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔ ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں کا کیا اچھا نیگ (اجر) ہے (کنزالایمان)

جنت ودوزخ میں وسیع تر کون؟

جنت ودوزخ میں وسیع وعریض تر جنت ہے کیونکہ جنت رب تبارک تعالیٰ کی رحمت لطف وکرم اور نوازشات وعنایات کے نزول کی جگہ ہے۔ جبکہ دوزخ اللہ قہار کے غیظ وغضب اور گنہگاروں کو ان کے کئے کی سزا بھگتنے کی جگہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ وجنت میں مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا مجھے جباروں اور متکبروں کی وجہ سے فضلیت دی گئی ہے۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں صرف ضعیف ولا چار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالی نے جنت سے فرمایا کہ تم میری رحمت ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے رحمت کروں گا۔ اور دوزخ سے فرمایا تم میرا عذاب ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ عذاب دوں گا۔ اور تم میں سے ہر ایک کو پر ہونا ہے لیکن دوزخ پر نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالی اس پر اپنا قدم (مراد اللہ تعالی جانتا ہے) رکھ دے گا، وہ کہے گا بس! بس! اس وقت وہ پر ہوجائے گا اور اس کا بعض حصہ بعض سے مل جائے گا۔ (مسلم)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جنت رحمت الہی اور دوزخ عذاب الہی ہے اور اللہ تعالی کی رحمت اس کے عذاب سے وسیع تر ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ "سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي" میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی۔
(بخاری ج ۱۳ ص ۴۰۴، مسلم ج ۴ ص ۲۱۰۸)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰه كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اَنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ عَلٰى غَضَبِي"

(بخاری ج ٦ ص ۲۸۰، مسند احمد حنبل ج ۲ ص ٦٦ ۴، معجم کبیر ج ۵ ص ۱۹۷)

یعنی بے شک اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لکھ دی، (اور فرمایا) بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا جَعَلَ لَہٗ مَا یُغْلِبُہٗ وَجَعَلَ رَحْمَتَہٗ تَغْلِبُ غَضَبَہٗ "

یعنی اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو بھی پیدا فرمایا اس کے لئے اس پر غالب آنے والی کوئی چیز بھی بنائی ہے اور اس نے اپنی رحمت کو اپنے غضب پر غالب آنے کے لئے بنایا۔
(بخاری ج ا ص ۴۵۳ بدء الخلق)

نیز جہنم گوناگوں عذابوں، مختلف وسیع وعریض وادیوں، بڑی بڑی گھاٹیوں، بڑے بڑے ہتھوڑوں اور جہنمیوں کی بلا خیز بڑی جسامتوں کے باوجود ایک عذاب او ر بمقابلہ رحمت الٰہی ایک تنگ گڈھے کی مانند ہے۔تو کون ہے جو رحمت خداوندی کا ندازہ لگا سکے؟ کون ہے جو اس کی تحدید کر سکے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" لَوْ عَلِمَ الْکَافِرُ سَعَۃَ رَحْمَۃِ اللّٰہِ مَا اَیِسَ مِنْ جَنَّتِہٖ " اگر کافر اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو جان لے تو اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔(بخاری ج ۲ ص ۹۵۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ " (ال عمران ۱۳۳)

ترجمہ: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور اس کی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

اس آیت میں جنت کی چوڑائی کو مبالغۃً بیان کیا اور اس کی لمبائی کو نہیں۔ کیونکہ عام طور پر چوڑائی لمبائی سے کم ہوتی ہے تو جب چوڑائی کا یہ عالم ہے تو لمبائی کی وسعت کیا کہنا اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں معلوم۔ آیت میں بالذکر عرض (چوڑائی) کی تخصیص کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چوڑائی لمبائی کے لئے لازم ہے کہ جہاں

چوڑائی ہوگی لمبائی بھی ہوگی۔لیکن طول جہاں مذکور ہو ضروری نہیں کہ عرض کی مقدار بھی معلوم ہو کیونکہ کبھی شئی طویل ہوتی ہے اور عرض اس کے مقابل بہت کم ہوتی ہے جیسے دھاگہ وغیرہ۔(**الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن**)

نیز آیت میں جنت کی چوڑائی کو آسمان وزمین کی چوڑائی سے تشبیہ دی ہے چونکہ جو چیز انسان کے مشاہدہ میں سب سے لمبی چوڑی ہے تو وہ آسمان وزمین ہی ہے لہٰذا ان سے ہی تشبیہ دی تاکہ ان کے فہم سے قریب تر ہو ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جنت ان سے بھی زیادہ وسیع ہے۔پس آیت میں تشبیہ استعارۃً ہے۔

یہاں ایک سوال ہوسکتا ہے کہ جنت کی چوڑائی ساتوں آسمان وزمین کی برابر ہے تو دوزخ کہاں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شہنشاہ روم "ہرقل" نے بطور اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال بھیجا کہ آپ نے مجھے جس جنت کی دعوت دی ہے اس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے تو فرمائیں جہنم کہاں گئی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟

(درمنثور ج ۲ ص ۱۲۹، الصافی فی تفسیر کلام اللہ الوافی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی کی مثل ایک روایت ہے کہ ایک شخص نے بعینہ یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آتی ہے تو ہر چیز پر چھا جاتی ہے تو دن کہاں جاتا ہے؟ اس نے کہا جہاں خدا چاہتا ہے۔آپ نے فرمایا اسی طرح جہنم بھی وہاں ہوگی جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔(درمنثور ج ۲ ص ۱۲۹)

مفسر قرآن حضرت حافظ عماد الدین بن کثیر حدیث مذکور کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ جواب دو معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔ایک یہ کہ دن کے وقت رات نظر نہ آنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسری جگہ موجود نہ ہو۔اسی طرح گو جنت کا عرض اتنا ہی ہے لیکن پھر بھی جہنم کے وجود سے انکار نہیں ہوسکتا، جہنم اسی جگہ ہے جہاں خدا کی مشیت ہے۔

دوسرا جواب یہ کہ جب دنیا کے ایک حصہ میں دن ہوتا ہے تو ایک حصہ میں رات ہوتی ہے۔اسی طرح جنت آسمان کے اوپر اعلیٰ علیین میں ہے اور دوزخ اسفل سافلین میں ہے۔
(ابن کثیر)

اس توضیح سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت آسمانوں کے اوپر عرش الٰہی کے نیچے ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو، کیونکہ یہ سب سے اعلیٰ اور عمدہ جنت ہے، اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور اس کی چھت اللہ تعالیٰ کا عرش ہے،،۔
(ترمذی ج ۲ ص ۷۹، ابن ماجہ ۳۲۱، خازن ج ۱ ص ۲۹۷)

جنت کی وسعت کا اندازہ درج ذیل احادیث سے بھی لگا سکتے ہیں کہ حضور علیہ والصلاۃ والسلام نے فرمایا ''جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجے کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے،، (ترمذی ج ۲ ص ۷۹)

اور علامہ اسمٰعیل حقی حنفی علیہ الرحمہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ستر ہزار باغ دیکھے گا، ہر باغ میں ستر ہزار درخت ہوں گے، ہر درخت پر ستر ہزار پتیاں ہوں گی اور ہر پتا پر لکھا ہوگا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ امت گنہگار اور رب تعالیٰ غفار ہے،، ہر پتا کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک ہوگی،،۔
(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۸۴)

اللہ اکبر! جب ایک پتا کی چوڑائی اتنی ہے تو تمام پتوں، درختوں اور باغوں کی چوڑائی پھر اس جنت کی چوڑائی کتنی ہوگی جس میں یہ باغات ہوں گے۔

حضرت کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان الٰہی۔ **وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ** ,,الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اَلْجِنَانُ اَرْبَعٌ جَنَّةُ عَدْنٍ وَجَنَّةُ الْمَاْوٰى، وَجَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةُ النَّعِيْمِ۔ كُلُّ جَنَّةٍ مِّنْهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَوْ وُصِلَ بَعْضُهَا

بِبَعْضٍ مَا عَلِمَ طُوْلَهَا اِلَّا اللهُ۔

(البحر المحیط، تفسیر کبیر للرازی، تفسیر بحر العلوم للسمرقندی)

یعنی جنت چار ہیں: (۱) جنت عدن (۲) جنت ماویٰ (۳) جنت فردوس (۴) جنت نعیم۔ ان میں سے ہر ایک کی چوڑائی آسمان وزمین جتنی ہے۔ اگر بعض کو بعض سے ملایا جائے تو ان کی لمبائی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانے۔

اور ''غرائب القرآن ورغائب الفرقان'' میں ہے کہ:

جس جنت کی عرض (چوڑائی) آسمانوں اور زمینوں کی عرض جتنی ہے تو یہ اس جنت کی ہوگی جو صرف ایک آدمی کی ملک میں ہوگی، اسلئے کہ انسان اپنی مملوکہ شیٔ میں اس بات کا متمنی ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ جو جنت فرد واحد کی ملک ہو وہ مقدار میں آسمانوں وزمینوں کے برابر ہو۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ اللهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ" بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جانوں اور ان کے مالوں کو جنت کے عوض خرید لیا۔

یعنی مالک حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اپنی اطاعت کے سبب اپنے بندوں کو اس کا مالک بنادیا کہ جنت کی نعمتیں اس کے بندوں ہی کے لئے ہیں تاکہ بندے اس کے حصول میں کثرت سے اعمال صالحہ کریں اور اپنے رب کی نافرمانی سے بچیں۔

ان تمام تفصیلات وتوضیحات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ جنت کی وسعت دوزخ سے زیادہ ہے۔ اور دوزخ کی حیثیت بمقابلہ جنت ایک تنگ مقام کی مانند ہے۔

اور حدیث میں جو مذکور ہے کہ ''ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ میں جائیں گے اور صرف ایک فرد جنت میں''، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بقیہ نوسو ننانوے

افراد بالدوام دوزخ ہی میں رہیں گے، بلکہ ان میں اہل توحید بھی ہوں گے جو عذاب جھیلنے کے بعد دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردئے جائیں گے جیسا کہ ''نسائی ج ۲ ص ۱۳۱'' پر مذکور حدیث اس پر دال ہے۔

اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ پورے نوسوننانوے دائمی طور پر دوزخ ہی میں رہیں گے تو یہ بھی اللہ تبارک وتعالی کی نوازشات وعنایات دیکھیں کہ ہر جنتی کی خدمت میں ایک ہزار، بروایت دیگر اسی ہزار خدام اور بہتر بیویاں ہوں گی۔

(معالم التنزیل ج ۴ ص ۲۹۴، ابن حبان ج ۹ ص ۲۴۶)

خلاصہ یہ کہ جنت کی لمبائی اور اس کی چوڑائی دوزخ سے بہت ہی زیادہ ہے کہ جنت اللہ تعالی کی نعمت اور اس کی نعمتوں سے متمتع ہونے کی جگہ ہے۔ اور اللہ تعالی کی نعمتوں کا نہ عدداً اشمار ممکن ہے اور نہ ہی طولاً وعرضاً بذریعہ پیمائش ان کی وسعتوں کی تحدید کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

(النحل ۱۸، ابراہیم ۳۴)

یعنی اگر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کا شمار کرو تو نہیں کر پاؤ گے اور بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس طویل تمہید کے بعد اب قرآنی آیات اور احادیث کریمہ کی روشنی میں جہنم اور اس کے عذاب کی ہولناکیوں اور سختیوں کو بنظر عبرت اس امید کے ساتھ پڑھیں کہ جن گناہوں کی وجہ سے انسان اس کا مستحق ہوتا ہے ان سے ہم خود بھی دور رہیں گے اور اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب اور دوسرے مسلمان بھائی کو بھی دور رکھیں گے اور نہیں نیکیوں کی دعوت دے کر اجر جزیل حاصل کریں گے۔

جہنم کی ہولناکیاں بآیات قرآنیہ

(۱)اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ (الزخرف پ ۲۵۔ ۷۴)

ترجمہ: بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (کنزالایمان)

اس آیت میں ان لوگوں کا حال بیان کیا جارہا ہے جنھوں نے عمر بھر بغاوت اورسر کشی کی، اللہ کی نافرمانی کی، اوراس کے رسولوں کی دل آزاری میں اپنی زندگی گذاردی، خدا کی نعمتوں سے انکار کیا اس کے ساتھ کفر کیا، احکام الٰہی پر عمل نہ کیا تکذیب وتکفیران کاشعار رہا پس وہ اس کے سبب جہنم کی آگ میں گرفتار عذاب ہونگے (طبری جلد ۲۵ ص ۱۱۶)

(۲)وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ۔ (السجدہ ۲۰)

ترجمہ: رہے وہ جو بے حکم ہیں ان کا ٹھکانہ آگ ہے جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں ان لوگوں کے ٹھکانہ اور عذاب کا ذکر ہے کہ جولوگ اللہ تعالی کی اطاعت سے منحرف رہے ان کا دائمی ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی وہ اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے انھیں اس میں لوٹا دیا جائے گا۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر فرمایا:

"كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۝ (الحج ۲۲)

ترجمہ: فرط رنج والم کے باعث جب بھی وہ اس سے نکلنے کا ارارده کریں گے تو انھیں اس میں لوٹا دیا جائے گا۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہونگے، آگ کے شعلے انکی طرف لپک رہے ہوں گے اور فرشتے ان پر کوڑے برسا

رہے ہونگے اور انھیں زجروتوبیخ ڈانٹ پھٹکار کرتے ہوئے کہا جائیگا اس عذاب کو چکھوجس کوتم جھٹلایا کرتے تھے (تفسیر ابن کثیر)

(۳) فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ (المومنون ۱۲۔۱۳)

ترجمہ: تو جنکی تولیں بھاری ہولیں وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں وہی ہیں جنھوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے منھ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہونگے (کنزالایمان)

اس آیت میں کافروں کا حال اوران پر ہورہے عذاب کی کیفیت کا ذکر اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جس سے خلاصی نہیں ہوگی، جہنم کی آگ انہیں جھلسائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

"تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ" (ابراہیم ۵۰) اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانپ رہی ہوگی۔ ایک جگہ اور ارشاد ہوا" کاش کفار جان لیتے جب وہ نہ روک سکیں گے اپنے چہروں سے آگ کو اور نہ اپنی پشتوں سے" (الانبیاء ۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا" جب جہنمیوں کو ڈھکیل کر جہنم میں لایا جائے گا تو ان کا پہلا شعلہ ہی انہیں جھلسادے گا اور ان کا گوشت ان کے قدموں میں آپڑے گا"

(کشف الاستار ج ۴ ص ۱۶۱۔۱۶۰)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ ان کو اس طرح جھلسائے گی کہ ان کا گوشت انکی ایڑیوں پر بہنے لگے گا۔

(درمنثور جلد ۵ ص ۳۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا "وہ وہاں دانت لگائے ہوئے ہونگے، آگ انھیں بھون ڈالے گی ان کا اوپر والا ہونٹ اتنا چڑھا ہوا ہوگا کہ سر کے درمیان تک پہونچا ہوگا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچا ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۴) فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ۝ (النّٰزعٰت ۳۷۔۳۹)

ترجمہ: تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

یعنی جس نے سرکشی کی ہوگی، اللہ کے حدوں کو توڑا ہوگا، دنیاوی عیش و آرام کو ابدی عیش و آرام و آسائش پر ترجیح دی ہوگی، اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی سے منہ موڑا ہوگا، قرآن کے احکام کی پرواہ نہ کی ہوگی، احادیث رسول سے کج روی اختیار کی ہوگی، آخرت کو فراموش کر دیا ہوگا تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا جس میں جھلس رہے ہونگے اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہونگے۔

(۵) مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ۝ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ۔ (ابراہیم ۱۶۔۱۷)

ترجمہ: جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئیگی اور مریگا نہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب (کنزالایمان)

اس آیت میں جابر و سرکش کے عذاب کا ذکر ہے جسکی تاک میں جہنم ہوگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اسے جہنم میں پینے کے لئے خون اور پیپ ملا کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا۔

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ صدید وہ ہے جو جہنمیوں کے گوشت اور کھالوں سے بہے گی۔ اور دوسری روایت میں آپ سے ہے کہ یہ کافر کے پیٹ سے خارج ہوگی جس میں پیپ اور خون ملا ہوا ہوگا (تفسیر ابن کثیر)

مسلمانو! ہوش کرو اور اس آیت میں تدبر کرو کہ جنہوں نے سرکشی کی، حق بات قبول کرنے سے انکار کیا، لوگوں پر جبر و تشدد کیا ان کا کیا انجام ہوا۔ لہذا جب بھی تمہارے سامنے علماء و مشائخ حق بات پیش کریں تو تم اسے قبول کرنے میں ذرا بھی پس و پیش میں نہ رہنا بلکہ حق کو بخوشی و رضا تسلیم کر لینا کبھی بھی عناد پر مت اترنا۔ اللہ تعالی ہمیں اور تمہیں دردناک عذاب سے نجات کا پروانہ عطا فرمائے آمین۔

(۶) اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا (الفرقان ۳۴)

ترجمہ: وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانہ سب سے برا اور وہ گمراہ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بدترین حالت اور ذلت آمیز انجام کا ذکر کیا جس کا سامنا انھیں قیامت کے دن کرنا ہوگا کہ حکم الہی ہوگا کہ انھیں جہنم میں اوندھے منہ ہانکتے لے جاؤ۔

آپ کو اس بات سے تعجب ہو رہا ہوگا کہ منہ کے بل کیسے ہانکا جائے گا تو سنئے! حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کافروں کو کس طرح اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں! وہ جس نے اسے پیروں کے بل چلایا وہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

(بخاری تفسیر سورۂ فرقان، درمنثور ج ۴ ص ۳۶۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا''بروز قیامت لوگوں کا حشر تین طرح کا ہوگا، پیادہ، سوار اور منہ کے بل'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ منہ کے بل کس طرح ہانک کرلائے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا''وہ جو پیروں کے بل چلانے پر قادر ہے منہ کے بل بھی چلانے پر قادر ہے'' یہ لوگ اپنے چہروں کو ہرا بھرے خاردار چیزوں سے بچائیں گے(درمنثور ج۴ ص ۳۶۸)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا (بنی اسرائیل ۹۷)

ترجمہ: اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ان کیلئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے اور ہم انھیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے گونگے اور بہرے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

(۷)وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هٰذَا ۝ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ۝ (ص۵۵۔۵۷)

ترجمہ: اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانہ جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی برا بچھونا، ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا ہوا پانی اور پیپ(کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان بدبختوں کے برے انجام کا ذکر فرمایا ہے جن کی ساری عمر یں سرکشی اور نادانی میں گذر گئی۔ پینے کو انھیں سخت کھولتا ہوا اور جوش مارتا ہوا پانی''حمیم'' اور نہایت ٹھنڈا پانی''غساق'' دیا جائے گا جو شدید ٹھنڈک کیوجہ سے پیا نہ جاسکے گا۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ''غساق'' جہنم میں ایک گرم چشمہ ہے جس میں ہر زہریلے سانپ بچھو وغیرہ کا زہر جمع ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس میں غوطہ دیا جائے گا جب باہر نکلے گا تو اس کی کھال اور ہڈیوں سے

گوشت اکھڑ چکا ہوگا اس کی کھال اور گوشت ہڈیوں اور ٹخنوں پر لٹکنے لگے گا اور وہ اپنا گوشت اس طرح گھسیٹتا پھرے گا جس طرح آدمی اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''غساق'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہنمی کی کھال اور گوشت اور زانی کی شرمگاہ سے جو پیپ اور مواد بہیں گے وہ پینے کو دیا جائے گا۔

(بغوی ج ۴، ص ۷۵)

(۸) اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۔ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۔ كَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۔ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۔ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۔ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۔ (الدخان، پ ۲۵، ص ۴۳۔۴۸)

ترجمہ: بے شک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے گلے تانبوں کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کہ کھولتا ہوا پانی جوش مارے، اسے پکڑو ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ، پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو۔ (کنز الایمان)

''زقوم'' نہایت ہی گرم اور بدمزہ جہنمی درخت ہے جو کافروں اور گنہگاروں کو کھانے کو دیا جائے گا جس میں نہ ٹہنی نہ پتا، نہ پھل نہ پھول، جو پگھلتے تانبے کی مانند پیٹ میں جوش مارے گا پھر فرشتے انھیں پکڑ کر بیچ جہنم میں جھوک دیں گے اور کھولتا پانی ان کے سر پر ڈالیں گے۔

(تفسیر ابن کثیر، ضیاء القرآن، جامع البیان)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دوزخی دوزخ میں داخل ہونگے تو ان کی فریاد رسی تھوہڑ کے پیڑ سے کی جائے گی جس کو کھاتے ہی انکے چہرے کی کھالیں اس طرح سکڑ جائیں گی کہ اگر دنیا میں پہچاننے والا کوئی شخص انکے پاس سے گذرے تو ان کو کھال ہی سے پہچان لیں گے۔ پھر ان دوزخیوں پر پیاس مسلط کر دی جائے گی۔ وہ فریاد کریں گے تو تیل کی تلچھٹ کی مانند پانی سے کی جائے گی، جس کے پیتے ہی کھالیں کٹ کر گر جائیں گی اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا وہ بھی پگھل کر گر جائیگا،

وہ اس حال میں چلیں گے کہ آنتیں اور کھال زمین پر گر رہی ہوں گی انھیں لوہے کے ہتھوڑوں سے زدوکوب کیا جائے گا جس سے ان کا عضو جدا ہوکر زمین پر آگرے گا اور وہ موت کی تمنا کرے گا۔ (درمنثور ج ۴، ص ۶۲۹)

(۹) وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِیْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِیْمٍ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۝ (الواقعہ ص ۴۱۔ ۴۲)

ترجمہ: اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے، جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ ٹھنڈی اور نہ عزت کی (کنزالایمان)

یہاں ان بدنصیبوں کا حال زار بیان کیا جارہا ہے جنہیں قیامت کے دن ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یہ بدبخت جب آتش جہنم میں بھونے جائیں گے اور پیاس کی شدت سے تلملانے لگیں گے تو انھیں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی بجائے گرم اور کھولتا ہوا پانی ملے گا، اور جب کسی گھنے سایہ میں پناہ لینا چاہیں گے تو جہنم سے اٹھتے ہوئے سیاہ دھوئیں کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نصیب نہ ہوگا۔

(ضیاء القرآن)

ان مذکورہ دردناک انجام سے دوچار ہونے کی وجوہ یہ ہیں:

(۱) دنیا میں یہ لوگ لذات نفسانیہ میں مبتلا تھے اور انبیاء و مرسلین کی باتوں پر توجہ نہیں دیتے تھے۔

(۲) گناہ اور شرک پر اصرار کرتے اور توبہ کی نیت بھی نہیں کرتے۔

(۳) قیامت کو جھٹلاتے اور کہتے کہ مرنے کے بعد مٹی ہوجائیں گے تو عذاب کیونکر ہوگا۔ (ابن کثیر، طبری)

(۱۰) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا (الکہف ۲۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے ظالموں کیلئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جن کی دیواریں انھیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ انکے منہ بھون دے گا، کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ (کنزالایمان)

یعنی ہم نے اللہ ورسول کا انکار کرنے والے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی چار دیواری میں یہ گھرے ہونگے اور خون و پیپ جیسی چیز پینے کو دی جائے گی جس کے پیتے ہی چہرے بھون جائیں گے جسے "مہل" کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے دریافت کیا گیا تو آپ نے سونا چاندی پگھلا کر فرمایا کہ یہ مہل کے مشابہ ہے۔ (بغوی ج ۳ ص ۱۹۰)

(۱۱) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا (الدھر ۴)

ترجمہ: بے شک ہم نے کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔

یہاں ان بدبختوں کی سزا کی خبر دی جارہی ہے جنھوں نے کفر کی روش اختیار کی کہ ان کیلئے جہنم میں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ بالکل تیار ہیں جیسا کہ ایک جگہ اور ارشاد ہوا جب طوق ان کے گردنوں میں ہونگے اور زنجیریں، گھسٹ کر لے جایا جائے گا کھولتے ہوئے پانی میں پھر دوزخ کی آگ میں جھوک دیئے جائیں گے (غافر ۷۱۔۷۲)

(۱۲) فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۚ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (الحج ۱۹۔۲۲)

ترجمہ: تو جو کافر ہوئے تو ان کیلئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں (کنزالایمان)

یعنی کافروں کے لئے آتش جہنم کے ٹکڑے تیار کئے گئے ہیں۔حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ان کے لئے تانبے کے کپڑے تیار ہیں جو گرم کرنے پر بہت زیادہ گرم ہوتا ہے۔اور اس پر مزید عذاب یہ ہوگا کہ ان پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چربی اور انتڑیاں اور ان کی چمڑیاں بھی پگھل جائیں گی۔

حضرت عبداللہ بن سدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر کے پاس فرشتہ کھولتے ہوئے پانی کا برتن دو کنڈوں سے پکڑ کر لائے گا جب وہ برتن اس کے منہ کے قریب کرے گا تو وہ کراہت سے منہ پھیر لے گا،فرشتہ اس کے سر پر گرز کی ضرب لگا کر پھاڑ دے گا پھر برتن اس کے دماغ میں انڈیل دیا جائے گا وہ پانی دماغ سے اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا۔یہی مطلب اس فرمان ''یُصۡهَرُ'' کا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر،درمنثور ج۶ ص۲۱)

(۱۳)ثُمَّ اِنَّكُمۡ اَيُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ فَمَالِئُوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ فَشَارِبُوۡنَ عَلَيۡهِ مِنَ الۡحَمِيۡمِ فَشَارِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡهِيۡمِ۔ (الواقعہ ۵۱۔۵۲)

ترجمہ: پھر بے شک تم اے گمراہو! جھٹلانے والو! ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے، پھر اس سے پیٹ بھرو گے، پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں۔(کنز الایمان)

یعنی جنھوں نے کفر وشرک کا ارتکاب کیا دنیا وی فانی عیش وعشرت میں کھو کر آخرت کو بھلا دیا اور قیامت کے دن کو جھٹلایا انھیں جہنم میں ڈالا جائے گا اور جب بھوک سے بیتاب ہوگا تو زقوم کا بدبودار اور کڑوا درخت کھانے پر مجبور ہونگے جیسا کہ ماسبق آیت کی تفسیر میں بیان ہوا۔

(۱۴)اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا لّٰبِثِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَحۡقَابًا لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا بَرۡدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيۡمًا وَّغَسَّاقًا (النباء ۲۱۔۲۵)

ترجمہ: بے شک جہنم تاک میں ہے، سرکشوں کا ٹھکانہ اس میں قرنوں (صدیوں) رہیں گے، اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا ہوا پیپ۔

درحقیقت جہنم ایک گھات ہے یعنی جہنم نافرمان، سرکش اور رسل عظام علیہم السلام کے مخالفوں کی تاڑ میں کھڑا ہے، جس میں وہ عرصہ دراز تک بلکہ ہمیشہ رہیں گے، جس میں نہ کوئی ایسی ٹھنڈی چیز ملے گی جس سے نفع حاصل کرسکیں بلکہ انھیں کھولتا ہوا پانی اور گرم پیپ دی جائے گی (ضیاء القرآن، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بغوی)

(۱۵) وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الاعراف ۱۷۹)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے بہت جن اور آدمی وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے وہ سنتے نہیں۔ اور وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ (کنزالایمان)

یعنی ہم نے بہت سے جن اور انسان کو جہنم کیلئے پیدا کئے ہیں ایسے لوگ جہنمیوں جیسے اعمال کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کے پیدا ہونے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ کو علم تھا یہ کیسے کیسے کام کریں گے، اعمال صالحہ کرنے والے ہیں یا اعمال سیئہ کرنے والے، نیک بخت ہونگے یا بدبخت اچھے اعمال کرنیوالے خوش نصیب جنتی اور برے اعمال کرنے والے بدنصیب جہنمی ہوں گے۔

(۱۶) فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔ (البقرہ ۲۴)

ترجمہ: تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کیلئے۔

(۱۷)وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔
(بنی اسرائیل ۳۹)

ترجمہ:اور اے سننے والے !اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا (کنزالایمان)

ان آیتوں میں امت سے خطاب ہے کہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور اس کی توحید کے قائل ہو جاؤ اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جہنم کی آگ سے بھی ڈرو کہ آتش دوزخ کو آدمی اور پتھروں سے ہی دہکائی جائے گی تو ایسا نہ ہو کہ تم نڈر اور جری علی المعاصی ہو جاؤ جس کے نتیجے میں تم بارگاہ الٰہی سے دھتکار کر ہر بھلائی سے روک دیئے جاؤ اور دوزخ کی آگ کے ایندھن ہو جاؤ گے۔ پوری مخلوق تم پر ملامت کرے اور خود تم بھی اپنے آپ پر ملامت کرو گے۔

۱۸)وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا

ترجمہ:اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق کا راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ۔(النساء ۱۱۵)(کنزالایمان)

(۱۹)وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۔
(الجن ن ۲۳)

ترجمہ:اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (کنزالایمان)

ان مذکورہ دونوں آیتوں میں اس بات کا ذکر ہے کہ جو اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے ان کی اطاعت وفرماں برادری سے اعراض کرے، اللہ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر نہ چلے

نیز جس راہ راست پر مسلمان چلتے ہیں ان سے جدااور کوئی نیا راستہ اختیار کرے اور اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اس کو سزا دیں گے اور جہنم کی تپتی ہوئی آگ میں جھونک دیں گے۔

ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علماء امت اور ائمہ مجتہدین کی تقلید شریعت کے خلاف نہیں بلکہ موافق شریعت ہے اور ان کی تقلید و اتباع ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (النساء۵۹)

''اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

اولی الامر کی تفسیر میں حضرت ابن عباس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علماء و فقہا ہیں۔ (طبری)

معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول مقبول کی اطاعت و فرمانبرداری واجب و ضروری ہے اور جو اس سے روگردانی کرے گا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جس میں ذلت و خواری کے عذاب چکھیں گے جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

" مَنْ یُّحَادِدِاللّٰهَ وَرَسُوْلَه فَاَنَّ لَهٗ نَارَجَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَاذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ "۔ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ اس میں رہے گا اس میں بڑی رسوائی ہے۔ (کنزالایمان)

(۲۰) وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا (بنی اسرائیل ۸)

ترجمہ: اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا (کنزالایمان)

(۲۱) وَاَنَّ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ (بنی اسرائیل ۱۰)

ترجمہ: اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان آیتوں میں کافروں کے عذاب کا بیان ہے کہ جنہوں نے انبیاء سابقین کی قوموں کی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی اطاعت نہ کی، روز قیامت کے واقع ہونے کو جھٹلاتے رہے، نہ رسول پر ایمان وایقان تھا اور نہ ہی قیامت کے دن پر تو ان لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ جہنم ان کے لئے قید خانہ ہوگا جس میں ان کے لئے طرح طرح کے تکلیف دہ عذاب تیار ہے۔

(۲۲)وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔ (الحج ۵۱)

ترجمہ: اور جو کوشش کرتے ہیں ہمارے آیتوں میں ہار جیت کے ارادے سے وہ جہنمی ہیں۔ (کنز الایمان)

(۲۳)وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔ (الحدید ۱۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔

یعنی جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اس کی نشانیوں کو جھٹلایا اس کے رسولوں پر جو نازل ہوا اس کو نہ مانا، اللہ کے مقدس رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تکذیب کی تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۲۴)وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ۔ (فاطر ۳۷،۳۶)

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مرجائیں اور نہ ان پر ان کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو اور وہ اس میں چلاتے ہوں گے اے ہمارے رب! ہمیں نکال کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے۔ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا، اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا، تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (کنزالایمان)

کفار جب کفر اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم کی سلگتی ہوئی آگ میں جھلسیں گے اور اس عذاب نار کا مشاہدہ کریں گے جس کو دنیا میں جھٹلاتے تھے تو کہیں گے کہ ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تاکہ نیک اعمال کریں اور اس ذلت آمیز عذاب سے نجات ملے، لیکن کافر تو اپنے وعدہ میں جھوٹے ہیں انہیں مہلت ملی اس کے باوجود ایمان نہیں لائے نیک اعمال نہ کئے اب اگر دوبارہ بھی جہنم سے نکال کر بھیج دیا جاتا پھر بھی اپنی پرانی روش کفر و شرک پر قائم رہتا اور وہی سرکشی چال چلتا۔ اس لئے اب اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے جہنم ہے جس میں چیخیں گے، چلائیں گے اور شدت عذاب اور کلفت و محن سے تڑپیں گے اور ان پر ہورہے عذاب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کی توفیق دے اور ایمان پر ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔ اور کفر و شرک اور اہل شرک و اہل بدعت کی صحبت سے دور رکھ آمین!!!

(۲۵) اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (ق ۲۴۔۲۶)

ترجمہ: تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، شک کرنے والا جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا، تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈالو' (کنزالایمان)

یعنی جب کفار مشرکین کی پیشی اللہ تعالیٰ کے حضور ہوگی تو فرشتوں کو حکم ہوگا کہ انہیں

جہنم میں ڈال دو کہ دنیا میں انہوں نے کفر وسرکشی اور حق سے عناد کی راہیں اختیار کیں اور لوگوں کو بھلائی کے کام سے روکتے خود بھی نہ کرتے اور دوسروں کو بھی حق سے متعلق شک وشبہ اور پس وپیش میں ڈالتے ، ایک معبود برحق اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے بجائے اور معبودان باطلہ کی پرستش کرتے حق سے انحراف واعراض کرتے لٰہذا ایسے لوگوں کی سزا یہی ہے کہ انہیں جہنم کے سخت عذاب میں ڈال دو۔

(۲٦)اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (النساء۵٦)

ترجمہ: جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے، جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے (کنزالایمان)

اللہ تعالی نے یہاں اس سزا کے بارے میں بیان فرمایا ہے جو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ان لوگوں کو دے گا جنہوں نے اسکی آیتوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی اطاعت سے منہ موڑا۔ ارشاد ہے کہ ہم ان کو اس طرح آگ میں داخل کریں گے کہ وہ ان کی اطاعت کو ہر طرف سے گھیر لے گی اور یہ سزا ان کے لئے دائمی ہوگی ، جب بھی ان کی کھالیں جل کر راکھ ہوجائیں گی تو ان کی جگہ دوسری کھالیں دی جائیں گی اور پھر عذاب میں تڑپتے اور تلملاتے رہیں گے۔

حضرت یحییٰ بن یزید حضرمی فرماتے ہیں کہ کافر کی سو کھالیں ہوں گی اور ہر کھال کو مختلف قسم کے عذاب دیئے جائیں گے۔ حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ جہنمی کی کھالیں چالیس ہاتھ اور اس کا دانت ستر ہاتھ اور اس کا پیٹ اتنا بڑا ہوگا کہ اس میں پہاڑ بھی ڈالا جائے تو وہ سما جائے۔ اور جب آگ ان کی کھالوں کو جلادے گی تو اس کی جگہ نئی کھالیں آجائیں گی۔ (ابن کثیر،طبری ج ۵ ص ۱۷۱)

(۲۷)اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ (المؤمن ۶۰)

ترجمہ: بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔ (کنزالایمان)

اس آیت کے ماقبل حصے میں بندوں سے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہیکہ مجھے پکارو میری عبادت کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور تمہیں عبادت کرنے پر اس کا بدلہ اور اجر دیا جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نہایت کرم ہے بندوں پر لیکن جو اس کی عبادت اور پکارنے سے غرور تکبر کریگا تو وہ جہنم میں ذلیل وخوار ہوکر داخل کئے جائیں گے۔

حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن مغرور ومتکبر شخص چیونٹیوں کی شکل میں ہوگا کہ شکل وصورت تو انسان کی سی ہوگی لیکن جسامت تو چیونٹیوں کی طرح ہوگی، ہر چیز انہیں روند کر چلی جائے گی حتّٰی کہ جہنم کے قید خانہ میں ڈال دیئے جائیں گے جس میں ان پر آگ پر آگ ہوگی اور دوزخیوں کے جسم سے بہتی ہوئی پیپ پینے کو دی جائے گی۔

(۲۸)مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ○ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ○ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ○ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ○ (مدثر ۴۲۔۴۷)

ترجمہ: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے۔ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اس بات کا ذکر ہے کہ مومن تو اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کرکے، توحید ورسالت کا اعتراف واقرار کرکے جنت کے بالاخانوں میں ہوگے، لیکن جہنمی جہنم کے شدید ترین عذاب میں ہونگے، تو دوسرے دوزخی یا اہل جنت اپنے بالاخانوں سے جھانک کر ان مجرموں سے سوال کریں گے کہ کن اعمال کی بنیاد پر تم اس

عذاب میں مبتلا ہو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم اللہ تعالی کی عبادت نہیں کرتے تھے، نماز نہیں پڑھتے تھے، اور نہ ہی اللہ کے بندوں کے ساتھ احسان کرتے تھے اور باطل سوچ والوں کے ساتھ گمراہ فکر و اعتقاد رکھتے تھے اور روز جزا کی تکذیب کرتے تھے اسی پاداش میں ہمیں جہنم میں ڈال دیا گیا۔ (ابن کثیر)

(۲۹) اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ (الھمزہ ۲۔۳)

ترجمہ: جس نے مال جمع کرا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔

یعنی جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا، اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا اور جمع کر کے محفوظ رکھا اور خیال خام میں رہا کہ وہ مال ہمیشہ رہیگا ختم ہونے والا نہیں ہے اور اسے خرچ کرنے میں بخالت کی۔ ارشاد ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا بلکہ وہ جہنم کے ایک طبقہ ''حطمہ'' میں پھینک دیا جائے گا جس میں وہ چور چور ہو جائے گا، یہ آگ جب ان کے جسم کو کھاتی ہوئی دل کے قریب پہنچے گی تو پھر واپس جسم سے لوٹ آئیگی۔ اللہ کی پناہ!

(تفسیر طبری ج ۳۰ ص ۳۸۷، درمنثور ج ۸ ص ۶۲۵، ابن کثیر)

(۳۰) وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ ۳۴۔۳۵)

ترجمہ: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے انکی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ ہے وہ جو تم نے

اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں ان مالداروں کے عذاب و وعید کا تذکرہ ہے کہ جنہیں اللہ تعالی نے دولت و ثروت دی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا اس سے زکوۃ ادا نہ کی۔ اللہ تعالی فرماتا ہے "خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً" ان کے مالوں سے زکوۃ لو۔ ظاہر سی بات ہے کہ جو اللہ تعالی کے حکم سے منھ موڑے گا اور بجائے شکر ادا کرنے کے ناشکری کرے گا تو غضب جبار، قہر قہار کا مستحق ہوگا۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ ان کا خزانہ قیامت کے دن اژدھا کی شکل اختیار کر کے اپنے مالک کا پیچھا کرے گا اور وہ اس سے بھاگے گا وہ کہے گا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں جو اس کے سامنے آئے گا اسے پکڑ لیگا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا ہے تو وہ مال اس کی گردن میں اژدھا سانپ کی شکل میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، وہ شخص اس سے بھاگے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا۔ (کنزالعمال ج۶ ص ۱۳۰)

(۳۱) وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ٥ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ٥ (مریم ۷۱۔ ۷۲)

ترجمہ: اور تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر ضرور یہ ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو ان میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔ (کنزالایمان)

یعنی اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو جہنم میں داخل ہونا ہے اور اے میرے پیارے حبیب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ کے رب کا لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے میں یقینی اور حتمی فیصلہ ہے۔ (طبری)

اس آیت میں ''مِنکم'' سے مراد یا تو کفار مشرکین ہیں اور 'ورود'' کا معنیٰ داخل ہونا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جہنم میں اللہ تعالیٰ کفر ونفاق اور اس کی ذات وصفات میں غیر کو شریک ہونے والوں کو ہی داخل فرمائے گا اور وہی اس کے عذاب اور شدت تکلیف کو جھیلیں گے اور مومن کو اسے پروانہ نجات حاصل ہوگا۔

یا اس سے مراد جمیع انسان نیک وبد، مومن وکافر، مسلم ومشرک ہیں یعنی خطاب عام ہے۔ اور یہی اکثر علما کی پسندیدہ رائے ہے۔ اور ورود کا معنیٰ داخل ہونا اور گذرنا ہے یعنی کفار مشرکین کا ورود جہنم میں داخل ہونا اور مومن ومسلم کا ورود جہنم سے گذرنا ہے کہ جب مومن کا گذر جہنم سے ہوگا تو اس کی آگ ان پر ٹھنڈی ہوجائے گی اور انھیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ چنانچہ حضرت سمیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے جب حضرت جابر بن عبداللہ سے ورود کے معنیٰ میں لوگوں کے اختلاف کا ذکر کیا تو حضرت جابر نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ بہرے ہوجائیں یہ کان اگر میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

"لَا يَبْقَىٰ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِ بَرْداً وَّسَلَاماً كَمَا كَانَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ حَتّٰى اَنَّ لِلنَّارِ ضَجِيْجاً مِنْ بَرْدِهِمْ ثُمَّ يُنَجِّي اللهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيّاً"

(مسند احمد ج۳ ص۳۲۸۔۳۲۹ بحوالہ ضیاء القرآن)

یعنی سب نیک وبد آگ میں داخل ہونگے اور آگ مومن کے لئے ٹھنڈی اور بے ضرر ہوگی جس طرح حضرت ابراھیم علیہ السلام پر ہوئی تھی یہاں تک کہ آگ شور مچائے گی کہ الٰہی! ان لوگوں کی ٹھنڈک سے میری تمازت ختم ہورہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقیوں کو وہاں سے نکال لے گا اور کافر وہاں اوندھے پڑے رہیں گے۔ حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے کہ جنتی جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے ''کیا ہمارے رب نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر ایک کو جہنم میں وارد ہونا ہے'' ان سے کہا جائے

گا کہ جہنم سے تو تمہارا گذر ہوا لیکن اللہ تعالی نے اس وقت اس کی آگ ٹھنڈی کر دی تھی‘‘ (طبرانی ج ۱۶ ص ۱۲۷)

مسلمانو! لرز جاؤ اور اللہ تعالی کے عذاب و وعید سے خوف کھاؤ، گناہوں کو ترک کر دو، نیکیوں سے قریب تر ہو جاؤ کیونکہ تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ جہنم میں داخل ہونا ہے، اس کے پل سے گذرنا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ اس سے نجات ملے گی کہ نہیں؟ لہذا نجات پانے کے طریقے اپناؤ۔

ہمارے اور تمہارے معصوم آقا امت عاصی کے شفیع رب کے محبوب ﷺ جن کے لئے ساری کائنات وجود پذیر ہوئیں جو لغزش سے پاک، گناہوں سے محفوظ ہیں آپ کا عالم یہ تھا کہ رات رات بھر عبادت کرتے پوری رات گریہ و زاری میں گذار دیتے قبر و حشر عذاب الیم سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتے ہماری مغفرت و نجات کے لئے رب کے حضور آہ و فغاں کرتے۔ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان جہنم کی ہولناکیوں کا ذکر سن کر خوب روتے حتیٰ کہ کھانا پینا بھی ترک کر دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن رواحہ اپنی شریک حیات کی گود میں اپنا سر رکھے ہوئے تھے کہ آپ رونے لگے آپ کو دیکھ کر آپ کی بیوی بھی رونے لگی آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو انھوں نے کہا کہ آپ کو روتا ہوا دیکھ کر میں بھی رونے لگی آپ نے فرمایا اللہ کا فرمان ’’وَاِنْ مِنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھا‘‘ (تم میں سے ہر ایک کو اس سے گذرنا ہے) یاد آگیا تھا اس لئے رو رہا تھا کہ معلوم نہیں اس سے نجات ملے گی یا نہیں؟

(مستدرک ج ۴ ص ۶۳۱، طبری ج ۱۶ ص ۱۲۸)

(۳۳) وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ (الحجر ۴۴-۴۵)

ترجمہ: اور بے شک ان سب کے وعدہ کی جگہ جہنم ہے، اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازہ کیلئے ان گمراہوں میں سے تقسیم کیا ہوا حصہ ہے۔

نیکی کو چھوڑ کر گناہوں میں شیطان کے پیروکار، اللہ اور اس کے رسول معظم کی طاعت واتباع اور تعظیم وتوقیر سے اعراض کر کے شیطان ملعون کی بدعملیوں اور گمراہی میں تقلید کرنے والوں کے عذاب اور ان کا دائمی ٹھکانہ وانجام کا ذکر ہے کہ جو حق کے بجائے باطل کو اختیار کرے، صراط مستقیم سے کج روی اختیار کر کے ابلیس اور اس کے متبعین کے نقوش قدم پر چلنا پسند کرے، کفر ونفاق، نام ونمود کو اپنا مشغلہ بنا کر شیطان کو خوش کرے اور رب ذوالجلال کو ناراض کرے تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جس کے مختلف دروازے اور درجات ہیں جن سے یہی مذکورہ لوگ داخل ہوں گے۔

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ:

''اس پوری جہنم کے سات دروازے ہیں جو موجودہ فلیٹ کی شکل میں اوپر نیچے ہر منزل پر ایک دروازہ ہے اور ان سات قسم کے گمراہوں کے لئے درجہ بدرجہ تقسیم کئے ہوئے ہیں اس طرح کہ:

(۱) پہلی منزل ''نار'' کہ جسمیں فاسق مسلمان بھی گناہوں کو جلانے کے لئے رکھے جائیں گے اور وہیں سے شفاعت کے ذریعے نکالے جائیں گے۔

(۲) جہنم لظی، اس میں عیسائی کافر داخل کئے جائیں گے۔

(۳) ''جہنم حطمہ'' اس میں یہودی کفار۔

(۴) جہنم سعیر، اس میں آسمان، چاند اور ستارے وسورج کے پجاری ہونگے۔

(۵) وادئ سقر، جس میں آتش پرست۔

(۶) جحیم، اس کے دو حصے ہیں دوسرے حصے کا نام زمھریر ہے یعنی برفانی ٹھنڈک اس میں پہلے میں بت پرست، دوسرے میں دہریہ کفار (دہریہ اس فرقہ کو کہتے ہیں جو خدا کا انکار کرتے ہیں)

(۷) جہنم ھاویہ، اس کو حامیہ بھی کہتے ہیں اس میں منافقین کا ٹھکانہ ہے۔ اس سارے علاقہ کا نام جہنم ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۴ ص ۷۳)

منافقین جن کا ظاہری عمل واعتقاد باطنی عمل واعتقاد کے برخلاف ہوتا ہے ان کے عذاب وانجام کا مزید بیان دوسرے مقام پر ہے:

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ''(النساء ۱۳۸)

ترجمہ: خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۝ (النساء ۱۴۵)

ترجمہ: بے شک منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہر گز اس کا مددگار نہ پائیگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہیں آگ کے صندوقوں میں بند کر کے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (طبری ج ۵ ص ۳۳۸)

انہیں سے دوسری روایت ہے کہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ایسے دروازوں والے کمروں میں جس سے منافق کو داخل کر کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور ان کے اوپر نیچے آگ جلادی جائے گی۔ (معالم التنزیل ج ۱ ص ۷۱۵)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ''بعض اہل دوزخ ایسے ہونگے جن کے ٹخنوں تک آگ پہنچے گی اور بعض کے کمر بند تک آگ پہنچے گی اور بعض کی ہنسلی تک آگ پہنچے گی۔ ان کے اعمال کے اعتبار سے ان کی منازل ہوگی یہ اس آیت کی تفسیر ہے ''لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ''۔

ہر دروازہ کے اوپر آگ کے ستر ہزار شامیانے ہیں اور ہر شامیانے میں ستر ہزار خیمے ہیں اور ہر خیمے میں آگ کے ستر ہزار تنور ہیں اور ہر تنور میں آگ کی ستر ہزار کھڑکیاں ہیں اور ہر کھڑکی میں آگ کی ستر ہزار چٹانیں ہیں اور ہر چٹان کے اوپر آگ کے ستر ہزار پتھر ہیں اور ہر پتھر کے اوپر آگ کے ستر ہزار بچھو ہیں اور ہر بچھو کی آگ کی

ستر ہزار دمیں ہیں، اور ہر دم میں ستر ہزار پڈیاں ہیں اور ہر پڈی میں زہر کے ڈنک ہیں اور ہر ڈنک ستر ہزار آگ بھڑکانے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا وہ دروازے پر چار لاکھ جہنم کے پہرہ دار دیکھے گا، ان کے چہرے سیاہ ہونگے ان کے کھلے ہوئے مونہوں سے ان کی داڑھیں دکھ رہی ہونگی، ان کو رائی کے دانہ کے برابر بھی رحم نہیں ہوگا۔

(تفسیر امام ابن حاتم ج ۷ ص ۲۲۶۵۔۲۲۶۶ بحوالہ تبیان ج ۶ ص ۲۹۱)

(۳۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (التحریم ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں (کنزالایمان)

جہاں اللہ تبارک تعالی اپنی حکم عدولی کرنے والوں، نافرمانوں پر قہر غضب نازل فرماتا ہے وہیں وہ اپنے اطاعت شعار بندوں پر باران رحم وکرم اور فضل ومَن کی بوچھار کر دیتا ہے اور انہیں گناہوں کے ارتکاب سے بچنے کی تدبیروں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اسی طرح کے احسان اور دلالت وہدایت اور موعظت ونصیحت کا ذکر ہے کہ لوگو! میں نے کفار وعصاۃ کیلئے عذاب جہنم تیار کر رکھا ہے اس لئے تم اس میں لے جانے والے عملوں اور کاموں سے احتراز واعراض کرو کہ جس آگ کا ایندھن انسانوں کا جسم اور پتھر ہونگے، اس کے داروغہ مہیب اور ڈراونی شکل وصورت والے ہونگے، جن کے دل میں ذرہ برابر رحم نہیں ہوگا۔ ایک تو دنیا کی آگ ہے جس کے بارے میں بشیر جنت اور نذیر جہنم، غمخوار امت، پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیاوی آگ، آتش دوزخ کا سترہواں حصہ ہے۔ مسلمانو! آپ اندازہ لگا سکتے

ہیں کہ دنیاوی آگ اس طرح گرم اوراذیت رساں ہوتی ہے کہ انسان اس میں ایک لمحہ رہنا برداشت نہیں کرسکتا۔ بلکہ جواپنی حماقت وسفاہت کی بناء پر ایسی جرأت ودلیری کرے گاتو جل کر خاکستر ہوجائے گا تو آتش دوزخ کی حدت وتپش کس طرح شدید ہوگی اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ اللہ کی پناہ! دنیا کی آگ لکڑیوں سے روشن کی جاتی ہے مگر دوزخ کی آگ کا ایندھن لکڑی نہیں بلکہ اس کو اولاد آدم کے جسم اور گندھک کے پتھروں سے جلائی اور بھڑکائی جائے گی۔ اس آیت کریمہ کی تلاوت اور اس کی معانی اور مفاہیم پرغور کرنے کے بعد ان کے رونگٹے کھڑے ہوجانا چاہئے، نیز انھیں درس عبرت حاصل کرنا چاہئے جوخود بھی بدی اور گناہوں میں ملوث رہتے ہیں اور ان کی تقلید میں ان کی اولاد بھی افعال قبیحہ ومعاصی مہلکہ کے ارتکاب میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کواس آیت میں جھنجھوڑا گیا اور فکروتدبر کی دعوت دی گئی کہ لوگو!تم خود بھی آتش دوزخ سے بچاؤ کی فکر کرو اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس سے نجات کی راہ ہموار کرو، انھیں اسلامی تعلیمات سے مزین کردو، طاعات وعبادت کا پابند بنادو، اخلاق حسنہ اورخصائل حمیدہ سے آراستہ کردو، اچھوں کی صحبت اختیار کرنے کی تاکید کرو، بروں اورآوارہ لوگوں کی ہم نشینی ومعیت سے دور رکھواور صالح معاشرہ میں زندگی گذارنے کی تلقین کرو۔

باب علم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خودکو اوراپنے اہل واعیال کو بھلائی کی تعلیم دو، انہیں عمدہ ادب وتربیت دو۔

(درمنثور ج٦، ص ٣٧٤)

مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ طاعت الٰہی کو بجا لاؤ، اس کی نافرمانی سے بچو اور اہل واعیال کو ذکر وعلم کا حکم دو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور انہیں بھی آتش دوزخ سے محفوظ رکھے۔

(طبری ج ٢٨ ص ١٨٦، درمنثور ج٦ ص ٣٧٤)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمان الٰہی "قُوا اَنْفُسَکُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا" کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے اہل (گھر والوں) کو آگ سے کس طرح بچائیں؟ تو آپ نے فرمایا "انہیں ان باتوں کا حکم دو جنہیں اللہ تعالیٰ پسند رکھتا ہے اور ان باتوں سے روکو جنہیں وہ ناپسند فرماتا ہے" (درمنثور ج۶ ص ۳۷۵)

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ایسے پہاڑ سے گذر رہوا جو زمین وآسمان کے درمیان معلق (لٹکا ہوا) تھا، آپ اس میں داخل ہوئے تو اس کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں، آپ کو پہاڑ کی اس حالت پر تعجب ہوا تو اس کے گرد ونواح میں فروکش لوگوں سے اس کا حال معلوم کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں، ہم اسے اپنے آباءواجداد کے زمانہ سے دیکھ رہے ہیں۔ تب آپ حضور الٰہی میں عرض گذار ہوتے ہیں "اے میرے پروردگار! اس پہاڑ کو مجھ سے اپنا ماجرا بیان کرنے کی قوت واجازت عطا فرما" اجازت مل جانے پر پہاڑ نے اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! جب اللہ تعالی نے اس آیت "نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" کو نازل فرمایا تو میں لرز اٹھا، خوف زدہ ہوگیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے اس آگ کا ایندھن بنا دیا جائے" اے اللہ کے پیغمبر! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالی مجھے امان دے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں اس کے امان کی دعا کی تو وہ پہاڑ زمین پر ٹھہرا۔

(درمنثور ج۶ ص ۳۷۵)

جب ایک بے جان پہاڑ کا چٹان اللہ قہار وجبار کے عذاب وعقاب سے اس طرح خائف وسہا ہوا ہے تو ہمیں اس سے عبرت حاصل کرکے اور زیادہ اسکی پکڑ، اس کے عذاب کی سختی سے خوف رکھنا چاہئے۔ بغض وعناد، بدی پر اصرار گناہوں کی جرأت ودلیری اور عبادتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے باز آجانا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم اور اپنی

فرمانبرداری کے سبب جنت میں داخل فرمائے اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے۔

عزیز مسلمانو! آپ خود بھی اور اپنے ماتحتوں کو بھی برے معاشرہ، خبیث تہذیب، رذیل تمدن وحریت اور خسیس مصاحبت ورفاقت، افتراق وانتشار، فساد وخلفشار اور حرام اختلاط وہم نشینی سے بچائیے کہ یہی ہماری کوششیں نجات وخلاصی کی راہیں ہموار کرتی ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا تصحب الا مومنا ولا یاکل طعامك الا تقی۔

یعنی مومن کے سوا کسی کی سنگت اختیار مت کر اور پرہیزگار کے سوا کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۳۸)

(۳۴) رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ (پ ۱۴۔ ۱۔ ۲، الحجر)

ترجمہ: بہت ہی محبت کریں گے وہ جو کافر ہیں اس کو کہ کاش ہوتے وہ دنیا میں مسلمان دفع کرو ان کو کہ کھاتے پھریں اور نفع لے لیں، اور ورغلاتی رہے ان کو دنیوی امید، تو عنقریب جان لیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی اس حالت وکیفیت کا ذکر فرمایا ہے جو انہیں موت کے وقت یا عذاب قبر میں مبتلا ہونے کے وقت یا اس وقت کہ جب میدان محشر میں حساب وکتاب مکمل ہوگا اور جنتی کو جنت میں اور خود کو جہنم میں جاتے دیکھیں گے۔ یا یہ حالت وکیفیت انہیں اس وقت پیدا ہوگی جب یہ دیکھیں گے کہ گنہگار مسلمان سزا بھگتنے کے بعد جہنم سے نکال لئے گئے اور یہ اس میں ابدی مدتوں کے لئے مقید کر دیئے گئے۔ اس وقت یہ آرزوئیں اور تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے، حرص دنیا اور لمبی امیدوں میں پھنس کر خود کو ہلاکت سے بچا لئے ہوتے تو آج ہمیں بھی یہ دن دیکھنے کو نہ ملتا۔

(طبری ج ۱۴ ص ۷۔ ۸، نعیمی ج ۱۴ ملخصاً)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو دو چیزوں سے سخت نفرت ہے، لمبی امیدیں اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی۔ کیونکہ لمبی امیدیں موت سے غافل اور خوف خدا سے دور کر دیتی ہے۔ جبکہ نفسانیت کی پیروی سچی اور حق بات کی پیروی نہیں کرنے دیتی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۴ ص ۷)

حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذْ كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَاجْتَمَعَ اَهْلُ النَّارِ وَمَعَهُمْ مَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ قَالَ الْكُفَّارُ لِمَنْ فِي النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اَلَسْتُمْ مُسْلِمِيْنَ"

یعنی جب جہنمی جہنم میں جمع ہو جائیں گے اوران کے ساتھ کچھ اہل قبلہ بھی ہونگے تو کفار مسلمانوں سے کہیں گے کہ کیا تم مسلمان نہیں تھے؟

"قَالُوْا بَلٰى! قَالُوْا فَمَا اَغْنٰى عَنْكُمْ اِسْلَامُكُمْ وَصِرْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ قَالُوْا كَانَتْ لَنَا ذُنُوْبٌ فَاُخِذْنَا بِهَا"

یعنی وہ جواب میں کہیں گے کیوں نہیں! تو کفار کہیں گے جب بھی تم ہمارے ساتھ دوزخ میں ہو تو پھر تمہارا ایمان تمہارے کس کام آیا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے کچھ گناہ کر لئے تھے جن کے باعث پکڑ لئے گئے۔

"فَسَمِعَ اللهُ مَا قَالُوْا فَاَمَرَ بِكُلِّ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ فِي النَّارِ فَاُخْرِجُوْا فَقَالَ مَنْ فِي النَّارِ يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم "الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ" الى "لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ"۔ (طبرانی ج ۱۴ ص ۷)

ترجمہ: یہ سن کر اللہ تعالیٰ اہل قبلہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا۔ چنانچہ انہیں نکال دیا جائے گا۔ جب کافر یہ دیکھیں گے تو کہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" الخ۔



جہنم کی ہولناکیاں احادیث کی روشنی میں :

عزیز مسلمانو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب کو ہدایت پر قائم رکھے۔ آمین! ماسبق اوراق میں قرآن مقدس کی آیات اوران کی تفاسیر کی روشنی میں جہنم اور اس کے سہمگیں، پر رنج والم اور دردناک عذاب کا ذکر ہوا، جو نافرمانوں، کفار ومشرکین اور اخبث الناس، اخس المخلوقات منافقین کے لئے تیار کردہ ہیں۔ ان کے ذکر اوران عذابوں کی سختیوں کو جاننے کے بعد ہر حساس ذی شعور اور گناہوں کے دلدل میں پھنسے انسانوں کے رونگٹے کھڑے ہوجانا چاہئے اور انہیں ان اسباب وعلل کو اپنانے سے باز آجانا چاہئے جو ان کی ہلاکت و بربادی اور آتش دوزخ میں جھونکے جانے کا ذریعہ بنیں گے۔

ان بھیانک وعیدوں، مشتعل وشعلہ زن نار جہنم سے اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کی پناہ طلب کرنی چاہئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرماتے تو یوں فرماتے ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیلَ وَمِیْکَا ئِیلَ وَرَبَّ اِسْرَا فِیْلَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ'' اے جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل کا رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے۔

(نسائی ج ۲ ص ۲۷۲)

اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب بندہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم حضور الٰہی میں عرض کرتا ہے کہ مولیٰ اس بندے کو مجھ سے آزاد فرمادے۔

(نسائی ج ۲ ص ۲۷۲)

لھذا۔ ہم آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں وارد عذاب الٰہی سے عبرت حاصل کریں، خود بھی بچیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی بچائیں اور بچنے کی ترغیب ورہنمائی کریں کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے'' اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے'' (التحریم نمبر ۶)

مسلمانو! غور تو کرو کہ وہ رؤف ورحیم بے نیاز مولیٰ کس قدر ہم پر رحم وکرم، فضل و

عنایت اور لطف ومہربانی کر رہا ہے، نجات کی راہیں فراہم کر رہا ہے، عذاب نار سے خلاصی کی تدبیریں اپنانے کی رہنمائی فرما رہا ہے۔ پس اگر دنیاو عقبیٰ دونوں میں کامیابی اور فلاح وظفر چاہتے ہیں تو احکام خداوندی کو بجالانا ہوگا، رضائے الٰہی کے حصول کی ہر ممکن کوشش کرنی ہوگی، رب کے محبوب، دانائے غیوب افضل الانبیاء واشرف المرسلین کی اطاعت واتباع کو لازم جاننا ہوگا کہ بے اس کے نہ رب کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے اور نہ ہی عقبیٰ کی بھلائی وحسن انجام کی توقع کی جاسکتی ہے۔

قرآن مجید کی آیتیں اور ان کی تفسیر وتوضیح ملاحظہ کرنے کے بعد اب آپ غمگسار امت صاحب شفاعت، مالک کونین پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ کو اپنی نگاہ اور ذہن وفکر کا مرکز ومحور بنائیں اور جہنم میں جہنمیوں پر مسلط عذاب، کرب ومحن سے اللہ غفار وستار کی پناہ طلب کریں۔ اللھمانا نسئلک الجنۃ و نعو ذ بک من النار۔

اچھا اور برا ٹھکانہ:

حدیث:(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ"۔ (بخاری ج۱ ص ۴۶۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکانہ صبح وشام پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہوتا ہے تو جنت اور اگر جہنمی ہوتا ہے تو جہنم اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔

انسان بعد وفات عالم برزخ میں ہوتا ہے تو وہ قبر میں مدفون ہو یا درندوں کا لقمہ بن گیا ہو، جہاں اس پر اس کا اچھا یا برا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ نیکوکار، ایمان

والا اور تقویٰ شعار بندہ ہوتا ہے تو اس کا اچھا ٹھکانہ جنت ہوتی ہے، جس کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں، جن سے بھینی بھینی ہوائیں آتی رہتی ہیں، رحمت کے فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جہاں بندہ ناز ونعم، آسائش و راحت میں ہوتا ہے اور قبر کے اچھے مناظر، اس کی وسعتوں اور رب کی رحمت ونوازش پا کر مسرور وشاداں رہتا ہے۔ اگر مرنے والا بدکار، عصیاں شعار اور کفر وشرک، منافقت ومداہنت کی نجاستوں میں آلودہ رہتا ہے تو اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے، اس کی پسلیاں توڑ دی جاتی ہیں، اس کا براو تاریک ٹھکانہ دوزخ پیش کیا جاتا ہے اس کے عذاب اس کی قبر میں انڈیل دیئے جاتے ہیں، ان پر بچھو اور بڑے بڑے زہریلے سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں، جہنم کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں جن سے گرم گرم اور جھلسا دینے والی ہوائیں آتی رہتی ہیں، عذاب کے فرشتے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو انہیں تا قیامت عذاب دیتے رہیں گے۔

روز قیامت جہنم کولائے جانے کی کیفیت:

حدیث: (۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "يُؤْتَىٰ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا"۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۸۱، مستدرک ج ۴ ص ۶۳۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن (قیامت کے دن) جہنم اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

ابھی میدان محشر قائم ہے، اللہ جبار وقہار لوگوں سے حساب وکتاب لے رہا ہے، ان کے ایک ایک لمحہ کا سوال ہو رہا ہے، زندگی اطاعت میں گذاری یا معصیت میں اس کا سوال ہو رہا ہے، شب وروز کس حال میں گذارے اس کی باز پرس ہو رہی ہے، ان

کے اعضاء وجوارح کا سوال ہورہا ہے، ان کے کئے ہوئے کی گواہی ان کا ایک ایک جزء دے رہا ہے، ہر کوئی نفسی نفسی کے عالم میں ہے، ہر چہرے پریشانی کے عالم میں سر گرداں ہیں، سورج کی تپش جھلسائے جارہی ہے، پیر، ران، کمر، سینہ اور سر تک پسینہ ہوگا جس سے ایک نئی قیامت بپا ہے، اتنے میں رب کا حکم ہوتا ہے جہنم لایا جاتا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہیں اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہیں یعنی چار ارب نوے کروڑ فرشتے کھینچ کر لا رہے ہیں۔ جہنم کا اس طرح لایا جانا بھی کفار و مشرکین، منافقین کے لئے ایک بڑا عذاب ہے۔ جب اس میں داخل ہونے سے پہلے کی یہ حالت ہے تو بعد دخول ان پر مقرر عذاب کا عالم کیا ہوگا۔ اللہ کی پناہ! اور یہ مومنین صالحین، شہداء وصدیقین کے لئے امتنان وتشکر بجالانے کا بھی موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جہنم سے محفوظ و مامون رکھا، رسوائی وذلت سے اپنے امان میں رکھا۔

جہنم کی دیوار کی موٹائی:

حدیث: (۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ کُثُفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً۔

(ترمذی ج ۲ ص ۸۵۔۸۶، کنزالعمال ج ۱۴ ص ۲۱۹، مستدرک ج ۴ ص ۶۴۳)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "دوزخ کا احاطہ چار دیواریں کررہی ہیں، ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔

جہنم کی گہرائی:

حدیث: (۴) عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قَالَ "اِنَّ الصَّخْرَۃَ الْعَظِیْمَۃَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِیْرِ جَھَنَّمَ فَتَھْوِیْ فِیْھَا سَبْعِیْنَ عَامًا مَا تُفْضِیْ اِلٰی قَرَارِھَا" وَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ "اَکْثِرُوْا ذِکْرَالنَّارِ فَاِنَّ حَرَّھَا

شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۸۵)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے گی جو ستر سال تک اس میں گرتی رہے گی پھر بھی وہ اپنے ٹھکانہ پر نہیں پہنچے گی۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کو خوب یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے، وہ بہت گہری ہے اس کے گرز لوہے کے ہیں۔

حدیث: (۵) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله تعالی عَلَيْهِ وسلم "اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ رَسُوْلُ الله صلی الله تعالی علیه وسلم اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهٖ؟ قُلْنَا اَللهُ وَرَسُوْلُه اَعْلَمُ ۔قَالَ هٰذِهٖ حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً فَالْاٰنَ اِنْتَهٰى اِلٰى قَعْرِ النَّارِ۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۸۱، صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۲۷۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دھما کہ سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ دھماکہ کیسا تھا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔تو آپ نے فرمایا یہ پتھر تھا جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا جو ابھی ابھی اس کی گہرائی میں پہونچا ہے۔

جہنم کی گردن اور اس کے زیر تسلط لوگ:

حدیث: (۶) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ "اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللهِ اِلٰهاً اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ"۔

(ترمذی ج ۲ ص ۸۵، مشکوۃ ص ۳۸۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو گویا ہوگی'' کہے گی'' میں تین شخصوں پر مسلط کی گئی ہوں ہر متکبر سرکش پر، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والوں اور تصویر سازی کرنے والوں پر۔

دنیا میں تو انسان اپنے گناہوں، کفر ونفاق کی پردہ پوشی کر لیتا ہے، لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر برائیوں کا ارتکاب کر لیتا ہے مگر آخرت میں تو سارے حجابات گناہوں کے اٹھا دیئے جائیں گے، سیہ کاریوں، بدکاریوں اور مکر وفریب کا پردہ فاش ہوجائے گا بلکہ ان کے اعضاء بھی ان کے خلاف گواہی دیں گے اور مزید یہ کہ جو اس کا آخری مسکن وملجا ہوگا دوزخ وہ بھی اپنے مستحقین کو ندا کرے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اس میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

جو ایک معبود حقیقی اللہ رب العزت کی پرستش سے اعراض کر کے معبودان باطلہ بت، پتھر، پیڑ اور چاند وسورج، دریا و پہاڑ کے سامنے اپنے ماتھے ٹیک کر خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں ان کی کبھی مغفرت نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ' بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں فرماتا اور اس کے سوا گناہوں کو معاف فرمادے گا جس کے لئے چاہے گا۔

اسی طرح جو کبر وسرکشی اختیار کرتا ہے اپنی جاہ وجلال، عز وشرف، دولت وثروت پر اتراتا ہے اپنے سے کمتر لوگوں کو حقیر جانتا ہے وہ بھی قیامت کے دن کف افسوس ملے گا اور عذاب جہنم کا شکار ہوگا۔ اس کے سارے غرور ونخوت اور جس سر بلندی پر آج نازاں ہے وہ ساری شان وشوکت اور طمطراقیت تار عنکبوت سے بھی ہیچ تر ہوجائے گی اور انہیں اپنی بے بسی کا احساس ہوجائے گا۔

یونہی وہ لوگ جو بلا کسی وجہ، کسی عذر صحیح شرعی کے تحقق کے بغیر تصویر کھینچتے اور

کھنچواتے ہیں، وہ بھی لقمۂ آتش دوزخ ہوں گے۔ کیونکہ مصور حقیقی تو اللہ رب العزت کی ذات ہی ہے، وہی اپنے بندوں کی تصویر کشی فرماتا ہے، جیسا چاہتا ہے ویسا بناتا ہے بلکہ وہ ایسی تصویر سازی فرماتا ہے کہ روح بھی ڈال دیتا ہے، قوت نطق بھی عطا کرتا ہے، کیفیت سمع سے بھی مکیف فرماتا ہے۔ تو جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ مشابہت اور ان کی نقل کرنے کی کوشش کرے گا وہ بھی ایسی کوشش جس پر وہ قادر نہیں، جو اس کی قوت واختیار سے باہر ہے تو ایسا شخص ضرور ناردوزخ کا مستحق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ'' وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں جیسی صورت چاہتا ہے ویسی صورت دیتا ہے۔ کون ہے جو صفات الٰہیہ کی صحیح ومکمل نقل کر کے اصلیت کا جامہ پہنا سکے؟

حرمت تصویر سازی اور سزا اور عذاب ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چونکہ جس کی تصویر ہوتی ہے آدمی اس کا ادب بجالاتا ہے اس کی عزت کرتا ہے اور ادب و عزت میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے شریعت کا پاس وادب فراموش کر دیتا ہے بعض تو بزرگوں کی تصویر سامنے رکھ کر باادب بیٹھ کر ان کا تصور کرتے ہیں جو کہ بت پرستی کے مشابہہ ہے اور یہ فعل اسلام میں بت پرستی کا دروازہ کھولتا ہے جو شریعت کو گوارہ نہیں۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''حبشہ کے لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے تو وہ لوگ اس کی قبر پر عبادت خانہ بنا لیتے ہیں پھر اس میں ان کی تصویر بناتے ہیں یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

(مشکوۃ ص ۳۸۷، بخاری ج ۱ ص ۱۷۹)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو جاندار کی تصویر بناتے ہیں۔ (بخاری، مشکوۃ ص ۳۸۵)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسے عذاب دے گا تا آنکہ وہ اپنی بنائی ہوئی تصویر میں جان ڈال دے جب کہ وہ اسمیں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا۔
(بخاری، مشکوۃ ص ۳۸۶)

تصویر بت پرستی کا ذریعہ:

امام ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن قیس سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان کچھ نیک لوگ تھے اور ان کے پیروکار ان کی اقتداء کرتے تھے ۔جب وہ نیک لوگ فوت ہوگئے تو ان کے پیروکاروں نے کہا اگر ہم ان کی تصویر بنالیں تو اس سے ہماری عبادت میں زیادہ ذوق اور شوق ہوگا۔ سو انھوں نے ان نیک لوگوں کی تصویریں بنالیں۔ جب وہ فوت ہوگئے اور ان کی دوسری نسل آئی تو ان کے دل میں ابلیس نے یہ خیال ڈالا کہ ان کے آباء ان تصویروں کی عبادت کرتے تھے اور اسی کے سبب ان پر بارش ہوتی تھی۔ سو انہوں نے ان تصویروں کی عبادت کرنی شروع کردی۔
(تفسیر طبری ج ۲۹ ص ۹۹، تبیان القرآن ج ۴ ص ۱۹۱)

علامہ بیضاوی نے کہا ہے کہ یہود اور نصاریٰ انبیاء کی قبروں کو سجدہ کرتے تھے اور ان کی تعظیم کے لئے ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے ان کی قبروں کو بت بنالیا تھا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس فعل سے منع فرمایا۔ البتہ جو شخص کسی نیک مسلمان کے قرب میں مسجد بنائے اور اس کے قرب سے برکت حاصل کرنے کا قصد کرے اور اس کی قبر کی تعظیم کا قصد نہ کرے اور نہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں۔
(فتح الباری ج ۱ ص ۵۲۰، بحوالہ تبیان القرآن ج ۱ ص ۴۹۸)

نوٹ: پاسپورٹ، شناختی کارڈ، ڈرائیونگس لائسنس اور ووٹنگ کارڈ کے لئے فوٹو بقدر ضرورت عند الضرورۃ کھنچوا سکتے ہیں۔

آتش دوزخ:

حدیث:(۷)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ"اُوْقِدَتِ النَّارُ اَلْفَ سَنَةٍ فَابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْ قِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَآءُ کَا للَّیْلِ الْمُظْلِمِ"(ابن ماجہ ج۲ ص۳۲۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا''دوزخ کی آگ ہزار سال تک بھڑکائی گئی حتیٰ کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی پس وہ تاریک رات کی طرح خوب سیاہ ہے''

حدیث(۸)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال"نَارُکُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تُوْ قِدُوْنَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ"قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَةً یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءً کُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔
(ترمذی ج۲ ص۸۵، صحیح ابن حبان ج۹ ص۲۷۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا''تمہاری یہ آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے'' صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کی قسم اتنا ہی کافی ہے۔آپ نے فرمایا''اس کوانہتر اجزاء اور بڑھایا گیا اب ہر جزء کی گرمی اس کے برابر ہے۔

حدیث(۹)عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فِیْ قَوْلِهٖ"تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ" تَلْفَحُهُمْ لَفْحَةً فَتَسِیْلُ لُحُوْمُهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ (درمنثور ج۵ ص۳۱)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر "تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ" میں فرمایا آگ ان کے چہروں کو جھلسائے گی اس طرح جھلسائے گی کہ انکے گوشت ان کے پٹھوں پر بہیں گے"۔

☆اللہ کی پناہ! دوزخ کی آگ کی حرارت وہ بھی ایک حصہ کی یہ کیفیت ہے تو اس آگ کے پورے حصے جن میں سے ہر ایک کو انہتر اجزاء اور بڑھا دیا گیا ہے تو اس کے پورے حصے کی حدت وتپش کا عالم کیا ہوگا۔ ہم دنیاوی آگ میں اپنی انگلی ایک لمحہ بھر کے لئے نہیں رکھ پاتے ہیں نہ ہی اس کو برداشت کر سکتے ہیں زبان سے آہ! نکل جاتی ہے مدت تک اس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

لھذا: مسلمانو! اگر اس عذاب نار سے بچنا چاہتے ہیں تو اللہ کو یاد کریں، خلوت و جلوت ہر حال میں اس کا ذکر کریں، اس کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دیں، ہمہ وقت اس کے تیار کردہ عذاب سے لرزاں رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ" جو اللہ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے تو اس کے لئے دو جنتیں ہیں یعنی ایک جنت تو اللہ تعالی سے ڈرنے کی وجہ سے اور ایک جنت اس کے خوف سے برائی چھوڑ دینے کی وجہ سے۔ اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے فرشتوں کو حکم دے گا "اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِیْ یَوْماً اَوْ خَافَ فِیْ مَقَامٍ" اس شخص کو دوزخ سے نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا، یا کسی موقع پر بھی مجھ سے ڈرا۔

مگر افسوس آج ہم اعلانیہ گناہوں پر گناہ کئے جا رہے ہیں اپنے ہر لمحہ کو فضولیات میں گنواں رہے ہیں، مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ رہا ہے رو رہے ہیں، تجارت میں خسارہ ہو رہا ہے مایوسی چھا جاتی ہے مگر کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ آنکھوں سے اشک ندامت بہائیں، جبار وقہار کے عذاب کے خوف سے چند قطرے آنسو کے بہائیں، اس کی

بارگاہ میں حاضر ہوکر گناہوں سے توبہ کریں تاکہ وہ ہماری گریہ وزاری، خوف الٰہی سے رونا پسند کرلے اور رحمت کی بارش سے ہمارے گناہوں کو دھودے۔

جہنم کا کھولتا پانی:

حدیث: (۱۰) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ "اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُسِهِمْ فَیَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتّٰی یخلص اِلٰی جَوْفِهٖ فَیُسْلِتُ مَا فِی جَوْفِهٖ حَتّٰی یَبْلُغَ قَدَمَیْهِ وَهِیَ الصَّهَرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ"۔

(طبری ج ۱۷ ص ۱۵۷ ترمذی ج ۲ ص ۸۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا تو ان کی کھوپڑیوں کو پار کرتا ہوا اوران کے پیٹ سے ہوتا ہوا قدموں تک پہنچ جائے گا پھر جیسا تھا ویسا ہی ہوجائے گا۔اور یہی ''**صھر**'' ہے(صھر کا معنیٰ گل جانا ہے)

جن عذابوں میں دوزخی گرفتار ہونگے ان میں سے ایک یہ بھی ہوگا کہ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے دماغ اور پیٹ کے سارے مواد وحصے گل کر پیر تک بہیں گے اور یہ عذاب اسی پر منتہی نہیں ہوگا بلکہ دوزخیوں کو نیا جسم نئی کھالیں پہلے کی طرح دی جائیں گی اور پھر اس سے بھی سخت تر عذاب دیا جائے گا اگر وہ شخص کافروں سے ہوگا تو رب کا یہ حتمی فیصلہ ہے کہ اس عذاب سے کبھی نجات نہیں ہوگی بلکہ ابدالاباد اس میں گرفتار بلا رہے گا اور گنہگار ایمان والا ہوگا تو ایک مدت تک سزا پانے کے بعد یا شفاعت انبیاء کرام ورسولان عظام کے فضل الٰہی سے نجات کی راہ پالے گا۔

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

صعود نامی پہاڑ:

حدیث:(۱۱)عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قَالَ "وَیْلٌ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ یَھْوِیْ فِیْهِ الْکَافِرُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفاً قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ قَعْرَہٗ وَالصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْهِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفاً وَیَھْوِیْ فِیْهِ کَذٰلِکَ اَبَدًا۔

(صحیح ابن حبان ج۹ ص ۲۷۷،مستدرک للحاکم ج ۴ ص ۶۳۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام 'وَیْل' ہے اس میں کافر چالیس سال تک گرتا رہے گا اس کی گہرائی تک پہنچنے سے پہلے ۔اور جہنم میں "صعود" نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے کافر اس پر ستر سال تک چڑھتا اور گرتا رہے گا اور یہ (عذاب) ہمیشہ اسی طرح ہوگا۔

حدیث(۱۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم "وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ" قَالَ تَشْوِیْهِ النَّارُ فَتَقْلُصُ شَفَتُهُ الْعُلْیَاءُ حَتّٰی تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔

(شرح السنہ للبغوی ج ۷ ص ۵۶۴،ترمذی ج ۲ ص ۸۶)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْن (وہ اس میں ترش رو ہونگے) کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آگ ان کے چہروں کو بھون دے گی، اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائیگا۔

ان حدیثوں میں جہنمیوں پر مسلط عذابوں میں سے صرف دو چند عذاب کی کیفیت ونوعیت اور اس کی مشقت وشدت کا ذکر ہے کہ جس کی گہرائی میں پہنچنے میں ستر سال سے زائد کا عرصہ لگ جائے گا۔ دوزخ میں ڈالے جانے کے بعد اس طرح کے عذاب

سے دوچار ہوں گے حتیٰ کہ ان کی بدصورتی خود ان کیلئے ایک بڑا کریہہ اور مہیب عذاب ہوگی آپ سوچیں کہ ان کے اوپر والا ہونٹ سر کو چھوئے اور نیچے والا ہونٹ ناف تک لٹکے گا تو کس قدر ڈراونی اور وحشیانہ شکل وصورت دکھے گی جب کہ ابھی اس سے بھی بڑھ کر عذاب کا نزول باقی ہے۔

اس منظر سے ان لوگوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے جو لوگ کفر وشرک کی وادیوں میں ٹاپک ٹوئیاں مار رہے ہیں، جن کا شیوہ عصیان وطغیان ہے، حق سے عناد اور باطل پر جزم واعتقاد ہے۔ اور انہیں بھی مذکورہ وعید وسزا سے آگاہ ہوجانا چاہئے جو اسلام وایمان کے تو دعویدار ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلام وایمان کی روح اور حق وصداقت کی بو ان سے رخصت ہوچکی ہے جس کا انہیں احساس تک نہیں اور ہو بھی کیسے جن کی سماعت پر شیطان کا پہرہ ہو، جن کی بصارت پر پردہ پڑ گیا ہو، جن کا دل سمجھنے سے قاصر ہو چکا ہو جن پر " خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وعلىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلٰىٓ اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ " نازل کر کے ازلی شقاوتوں کی مہر لگا دی گئی ہو وہ حق سنے گا کیسے، غلط وصحیح میں خط امتیاز کھینچ پائے گا کیونکر اور مسلک حق سے وابستہ ہو پائے گا کیونکر؟ پس ایسے ہی لوگ اللہ جبار وقہار کے تیار کردہ عذاب کے مستحق ہیں۔ اللہ ہمیں ان کی صحبت سے محفوظ رکھے اور اچھوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق دے آمین!!!

مشروبات جہنم:

حدیث: (۱۴) عَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فِیْ قَوْلِہٖ "وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَتَجَرَّعُہٗ" قَالَ "یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَھُہٗ فَاِذَا أُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْھَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَۃُ رَأْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ "یَقُوْلُ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی "وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَھُمْ" وَیَقُوْلُ "وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا"۔ (ترمذی ج۲ ص۸۵)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمان الٰہی کہ "اسے (دوزخی کو) پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا" کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ اسے منہ کے قریب کرے گا تو اسے ناپسند کرے گا اور جب تھوڑا سا بھی اور قریب لائے گا تو منہ بھن جائے گا اور سر کی کھال گر پڑے گی، جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر پیچھے کے مقام سے نکلے گی" چناچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو انکی (دوزخیوں) کی آنتوں کو کاٹ دے گا اور فرماتا ہے "اگر پانی مانگے گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھن دے گا کیا ہی برا پینا اور کیا ہی برا ساتھی ہے۔

حدیث: (۱۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فِیْ قَوْ لِہٖ "کَالْمُھْلِ" کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قَرَّبَہٗ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْ وَۃُوَجْھِہٖ فِیْہِ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۸۵، مستدرک ج ۴ ص ۷ ۶۴، صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۲۷۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمان باری تعالیٰ "کالمھل" کی تفسیر میں فرمایا کہ "وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کریگا تو چہرہ کی کھال اس میں گر پڑے گی"

مسلمانو! ان دونوں حدیث میں غور کرو کہ دوزخ میں دوزخی کیسے کیسے عذابوں سے دوچار ہونگے کبھی تو ان کے سر پر گرم اور جوش مارتا پانی انڈیلا جارہا ہے جس سے سر کی کھوپڑی اور کھال پگھل کر حلوہ بن جائے، شدت پیاس سے جب جاں بلب ہو پیاس کی تپش بجھانے کے لئے پانی مانگیں گے تو دوسرے جہنمیوں کے زخموں سے بہتے ہوئے پیپ پینے کو دیئے جائیں گے جس کے پینے سے چہرہ بھن جائیگا، جل کر خاکستر ہوجائے گا، آنتیں کٹ کر گر جائیں گی مزید برآں ذلت ورسوائی یہ کہ وہ پانی اس کے پیچھے کے مقام

سے باہر ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اس میں (جہنم) کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ" (النباء ۲۴۔ ۲۵) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا میں اس کی بدبو پھیل جائے گی۔

(ترمذی ج ۲ ص ۸۶، مستدرک ج ۴ ص ۶۴۴)

جہنمیوں کی خوراک:

حدیث (۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ "اِتَّقُوْا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ" قَالَ رَسُوْلُ الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَ فْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامُهٗ"

(ابن ماجہ ص ۳۲۱، ترمذی ج ۲ ص ۸۶، صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۲۷۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اِتَّقُوْا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ" یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر ہی مرو"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر زقوم (تھوہڑ) کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کر دے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کا یہی کھانا ہے"۔

حدیث (۱۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ بِحَارِ الْاَرْضِ لَفَسَدَتْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامُهٗ" (کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۲۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا کے سمندر میں ٹپکا دیا جائے تو ان سارے سمندروں کا پانی خراب ہوجائے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی خوراک ہی یہی ہے''

اللہ اکبر! ادھر اللہ کی رحمت اور اس کا لطف وکرم، نوازش وکرم نوازی یہ کہ اگر جنتی حور کڑوے پانی کے سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی مٹھاس سے سمندر کا پورا پانی میٹھا ہوجائے، جنتیوں کو ملنے والی عورتوں کی خوبصورتی کا حال یہ کہ ان میں سے کوئی ایک عورت زمین والوں کی طرف جھانک دے تو زمین وآسمان کے درمیانی فضا روشنی سے جگمگا جائے اور خوشبو سے معطر وخوشگوار ہوجائے۔ اور ادھر اس قہار وجبار کا یہ قہر وغضب اور یہ عذاب کہ زقوم جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی اسکا ایک قطرہ دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا بدبودار ہوجائے، دوزخیوں کو کھانے کے لئے دیئے گئے زقوم کا عالم یہ کہ ایک قطرہ بھی سمندر میں ڈال دیا جائے پورا پانی خراب ہوجائے اور بدبو کہ وجہ سے پیا نہ جائے تو اب اندازہ لگائیں کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کو یہ زقوم کھانے کو دیا جائے گا۔

پس ضروری ہے کہ اس سے نجات پانے کے لئے خوف خدا اپنے دل میں پیدا کریں اور اللہ رب العزت کے قہر وغضب اور اس کی پکڑ سے ڈریں کہ ''اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡد'' (بے شک تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے) ہاں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے وہ لوگ محفوظ رہیں گے جو توحید پرست ہیں، ایمان وایقان اور اعتقاد صحیح والے ہیں دامن گناہوں سے پاک ہوگا ورنہ بعد تعذیب دوزخ سے نکال کر داخل جنت کئے جائیں گے چنانچہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہوجائیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انھیں نکال کر جنت کے دروازہ پر ڈالا جائیگا۔ فَیَرُشُّ عَلَیۡہِمۡ اَہۡلُ الۡجَنَّۃِ الۡمآءَ فَیَنۡبُتُوۡنَ کَمَا یَنۡبُتُ الۡغُثَآءُ فِیۡ حَمَالَۃِ السَّیۡلِ ثُمَّ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ۔ جنتی

ان پر پانی چھڑکیں گے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اگتے ہیں پھر وہ جنت میں داخل ہونگے۔(ترمذی ج۲ ص ۸۷)

جہنمی بیڑیاں اور ہتھوڑے:

حدیث:(۱۸) عَنِ بْنِ سَعِيْدٍ رضی الله تعالیٰ عنه اَنَّ رَسُوْلَ الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ لَوْ اَنَّ مَقْمَعاً مِّنْ حَدِيْدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ۔

(مستدرک ج ۴ ص ۶۴۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''دوزخ کا ایک ہتھوڑا جولوہے کا بنا ہوگا اگر زمین پر رکھ دیا جائے اور اس کو اٹھانے کے لئے تمام جن وانس اکٹھے ہوجائیں پھر بھی اسے نہیں اٹھا پائیں گے۔

حدیث:(۱۹) عَنِ بْنِ سَعِيْدٍ رضی الله تعالیٰ عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ: لَوْ ضُرِبَ مِقْمَعٌ مِّنْ حَدِيْدِ جَهَنَّمَ الْجَبَلَ لَتُفُتَّتْ كَمَا يُضْرَبُ بِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَصَارَ رَمَاداً (مستدرک ج ۴ ص ۶۴۴)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ''اگر جہنمی لوہے سے بنا ہوا ایک ہتھوڑا پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ اس کے ایک ہی ضرب سے ریزہ ریزہ ہوجائے جس طرح کہ جہنمیوں کو اس سے مارا جائے گا تو اس کی چوٹ سے راکھ ہوجائیں گے۔

کتنا بڑا ہوگا وہ ہتھوڑا اور کتنا وزنی ہوگا کہ پہاڑ کو مارا جائے تو اس کے ضرب واحد سے پہاڑ ریت وذرات میں تبدیل ہوجائے۔ جب دوزخیوں کو اس ہتھوڑے سے ضرب لگائی جائے گی تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ کتنی تکلیف ہوگی اللہ کی پناہ! کیسے کیسے عذاب دوزخیوں پر مسلط ہونگے۔

حدیث:(۲۰) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِیَ مَسِیْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا وَقَعْرَهَا۔

(ترمذی ج ۲ ص ۸۶، شرح السنہ للبغوی ج ۷ ص ۵۶۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کی کھوپڑی کے برابر کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس کے برابر سیسے کا وہ ٹکڑا آسمان سے زمین کی طرف گرایا جائے جب کہ یہ پانچ سو سال کی مسافت ہے تو وہ سیسے کا ٹکڑا رات ہونے سے پہلے زمین تک پہونچ جائے گا۔ اور اگر (جہنمی) زنجیر کے کنارہ سے وہ ٹکڑا گرایا جائے تو اس کے اس زنجیر کی جڑ یا گہرائی تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال رات و دن تک چلتا رہے گا۔

اب آپ اندازہ لگائیں کہ آسمان و زمین کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہے یعنی زمین سے آسمان تک پہونچنے میں پانچ سو سال کا عرصہ گذرنے کے بعد اس تک پہنچنا ممکن ہوگا وہ بھی کافی مشقتیں جھیلنے کے بعد، بہت سارے انتظامات کے بعد لیکن سرکار فرماتے ہیں کہ سر کی مانند سیسہ کا ٹکڑا زمین کی طرف پھینکا جائے تو رات ہونے سے پہلے زمین پر آگرے گا لیکن وہی ٹکڑا اگر دوزخی زنجیر کے کنارہ سے پھینکا جائے تو برسوں بعد اس زنجیر کی جڑ یا گہرائی میں پہنچے گا۔ نیز اگر اس زنجیر اور دوزخی ہتھوڑے کو پہاڑ پر مارا جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے اور انسان راکھ بن جائے۔ اللہ کی پناہ! کتنی بڑی وہ زنجیر اور کتنی موٹی ہوگی اس کا علم خدا بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے عذاب سے بچائے آمین!

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ کے ہر محل، غار، ہتھکڑی اور

بیڑی وزنجیر پر اس کے مستحقین کا نام لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب یہ بات حضرت سلمان دارانی سے بیان کی گئی تو آپ رونے لگے اور فرمایا کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جس پر یہ سب چیزیں اکٹھی رکھ دی جائیں۔ چنانچہ بیڑی اس کے پیر میں، ہتھکڑی ہاتھ میں اور زنجیر اس کی گردن میں ڈال دی جائے پھر اس شخص کو دوزخ کے اس محل اور غار میں داخل کر دیا جائے۔

(درمنثور ج۵ ص۴۴۶)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور جہنم کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر جہنم کی زنجیروں کا ایک حلقہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے، دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور وہ حلقہ تحت الثریٰ میں جا کر ٹھہرے۔

(الترغیب والترھیب ج۴ ص۲۴۸، کنز العمال ج۱۴ ص۲۷۷)

جہنمی سانپ اور بچھو:

حدیث:(۲۱) عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حَمْوَتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حَمْوَتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔

(صحیح ابن حبان ج۹ ص۲۷۸، کنز العمال ج۱۴ ص۲۲۲ مستدرک ج۴ ص۶۳۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "دوزخ میں بختی اونٹ کی طرح سانپ ہیں ان میں سے ایک دوزخی کو ایک بار ڈسے گا تو اسکی تکلیف چالیس سال تک محسوس کرے گا۔ اور

دوزخ کی آگ میں پالان والے خچروں کی طرح بچھو ہیں ان میں سے ایک ڈنک مارے گا تو اس کا ڈنک چالیس سال تک تکلیف دے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین کے سات حصے ہیں، پانچویں حصہ میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ غاروں کی طرح ہیں جب وہ کافروں کو ایک بار ڈسیں گے تو اس کی ہڈیوں پر ذرا بھی گوشت باقی نہیں رہے گا۔ اور چھٹی میں جہنم کے بچھو ہیں جن میں چھوٹا بچھو بھی پہاڑی خچروں کے برابر ہے جب وہ کافروں کو ڈنک مارے گا تو کافر جہنم کی شدت اور گرمی کو بھول جائیگا۔ (کنز العمال ج ٦ ص ١٥٧)

حضرت مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جہنم کے پاس لایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا یہیں ٹھہرو ہم ابھی آتے ہیں تو اس شخص کے پاس سانپ اور بچھو کا زہر بھرا ایک پیالہ لایا جائے گا، جب وہ شخص اس پیالے کو منہ کے قریب کرے گا تو اس کا گوشت ایک طرف بکھر جائے گا اور ہڈی دوسری طرف جدا ہو جائے گی۔

(درمنثور ج ۵ ص ۳۱)

حدیث میں ہے کہ اگر جہنم کا ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو اس کے زہر کی وجہ سے زمین سبزہ نہیں اُگائے گی اور حضرت شفی اصحی فرماتے ہیں جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام آثام ہے جس میں ایسے سانپ اور بچھو ہیں جن کی ایک ڈنک میں ستر کوزہ (قلہ) کے برابر زہر ہے، ان میں سے ایک کی جسامت بختی اونٹ کی مانند ہے، نیز جہنم میں ایک غی نامی وادی ہے جو پیپ اور خون ابلتی ہے۔

(درمنثور ج ۵ ص ۱۴۴)

جہنم کی وادیاں اور مستحقین:

حدیث: (۲۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "تَعَوَّذُوا بِاللهِ من جُبِّ الْحَزِيْنِ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَةَ مِأَةِ

مَرَّةٍ " قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَّدْ خُلُهُ؟ قَالَ " أُعِدُّ لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَاِنَّ اَبْغَضَ الْقُرَّاءِ اِلَى اللهِ الَّذِيْنَ يَزُرُوْنَ الْاُمَرَاءِ۔(ابن ماجه ص۲۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ طلب کرو "جُبّ الحزن" (غم کے کنواں سے) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم "جب الحزن" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے" عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل کئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا وہ ریا کار قاریوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالی کے نزدیک سب سے ناپسند وہ قاری ہیں جو (ظالم) حاکموں سے میل جول رکھتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مذکور وعید اور خسیس مسکن وادی "جب الحزن" سے اللہ تعالی کی پناہ اور اس کے سایہ کرم کی پناہ طلب کرنی چاہئے اور ان رذیل عملوں سے بچنا چاہئے جو اس میں داخل کئے جانے کے سبب ہونگے۔ جو لوگ عبادت تو کرتے ہیں مگر وہ عبادت ریا سے خالی نہیں ہوتی، نماز و روزہ کی پابندی تو کرتے ہیں لیکن وہ خلوص سے عاری ہوتی ہیں صدقات و خیرات تو خوب کرتے ہیں مگر خوشنودئ مولی کیلئے نہیں بلکہ اس میں خود بینی اور فخر و مباہات اور ریا و سمعہ کی طلب ہوتی ہے رات دن پیشانی زمین پر رگڑ رگڑ کر سیاہ کر لیتے ہیں مگر انمیں جستجوئے رضائے الہی کی تڑپ نہیں ہوتی ایسے لوگوں کو اس حدیث سے درس عبرت اور موعظت و نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ ریا و سمعہ کی خاطر جو عبادت، صدقات و خیرات اور دیگر اعمال صالحہ کیئے جاتے ہیں وہ مردود کر دئے جاتے ہیں، ایسوں کی عبادات و نیکیاں شرف قبولیت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: "فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ۔ (سورہ الماعون)

توان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بھولے بیٹھے ہیں اور جو دکھاوا کرتے ہیں۔
حدیث میں ہے عرش کے سایہ میں صرف وہ شخص رہے گا جس نے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیا اور اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی (یعنی اخلاص کے ساتھ نیکیاں کی ہوں)
اللہ تعالیٰ انھیں اعمال کو قبول فرماتا ہے جو صرف اس کی رضا لئے کئے جاتے ہیں جس کی بناء تقویٰ شعاری، للّٰہیت وخلوص پر ہو"اِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ" بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔
اور جن اعمال کی بنیاد دکھادے، نام ونمود اور لوگوں میں جاہ وحشمت کے حصول پر ہو وہ بارگاہ الٰہی میں عظمت اور قبولیت کا درجہ نہیں پاتے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَداً" توجو شخص اللہ تعالیٰ کے دیدار کا آرزومند ہوتو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ بنائے۔
کسی نے سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو خدا کی بندگی کرے اور ریا کے واسطے عمل نہ کرے۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے"اس عمل کو جس میں ذرہ برابر ریا شامل ہو حق تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔(کیمیائے سعادت ص ۶۱۸۔۶۱۹)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کے دن مہر زدہ نامہ اعمال لائے جائیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا"اس صحیفہ کو قبول کر لو اور اس صحیفہ کو چھوڑ دو" فرشتے کہیں گے تیری عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا لیکن اس کا عمل میری ذات کے لئے نہیں تھا۔ آج میں صرف اس عمل کو قبول کروں گا جو میری ذات کیلئے کیا گیا ہوگا (مجمع الزوائدج ۱ ص ۳۵)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر بدبخت پوچھا گیا یا رسول اللہ ''ومن الشقی'' بدبخت کون ہے فرمایا گیا ''من لم یعمل للہ بطاعۃ ولم یترک لہٗ معصیۃً''۔(ابن ماجہ ص۳۱۸)

یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیکی نہ کرے اور گناہ اس کے لئے نہ چھوڑے۔

جو علماو قراء ظالم و جابر بادشاہوں کی ہم نشینی اختیار کرتے ہیں اور ان کی ظلم و زیادتی اور معصیات میں ان کی حمایت کرتے ہیں، حرص وظیفہ اور طمع عزت و جاہ کی خاطر احکام شریعت کی پرواہ نہیں کرتے ہیں ایسے قراء و علماء اسی ''جُبُّ الحزن'' کے مستحق ہیں۔

حدیث:(۲۳) عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ فِیْ جَهَنَّمَ وَادٍ فِیْ ذٰلِكَ الْوَادِ بِئْرٌ یُقَالُ لَهٗ "هَبْهَبْ" حَقٌّ عَلَی اللہِ تعالیٰ اَنْ یُّسْكِنَهَا كُلَّ جَبَّارٍ فَاِیَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ یَا بِلَالُ۔

(مستدرک ج ۴ ص ۶۳۹)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ایک کنواں ہے جس کو ''ہبہب'' کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ اس میں ہر متکبر کو ڈال دے۔

حدیث:(۲۴) عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اِنَّ فِی النَّارِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ وَادٍ فِیْ كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شِعَبٍ فِیْ كُلِّ شِعَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حُجْرٍ فِیْ كُلِّ حُجْرٍ حَیَّةٌ تَاْكُلُ وُجُوْهَ اَهْلِ النَّارِ (البدور السافرہ ص ۴۲۳)

ترجمہ: حضرت عطا ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار سوراخ ہیں، ہر سوراخ میں ایسے سانپ ہیں جو دوزخیوں کے چہروں کو ڈستے رہتے ہیں۔

یہ حال دوزخ کی وادی اور گڑھے کے عذاب کا ہے جن میں عبادت الٰہی سے سرکشی کرنے اور توحید الٰہی کا انکار کرنے والے اور وہ لوگ داخل ہونگے جو اپنے سینے میں

نفاق کو چھپائے ہوئے ہیں جو بظاہر تو کلمۂ اسلام پڑھتے ہیں مگر دل میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے، مسلمانوں کی دل سوزی کرتے ہیں، اسلام کے دشمنوں سے مل کر اسلام کے پرچم کو سرنگوں کرنے کی سازش میں ملوث رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ جہنم کی ان وادیوں کے مستحق ہیں۔

حضرت حجاج الشمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار کنویں ہیں، اور ہر کنویں میں ستر ہزار اژدہا ہیں، اور ہر اژدھا کی باچھوں میں ستر ہزار بچھو ہیں، کافر اور منافق کو یہ سارے عذاب دیئے جائیں گے۔

(البدور السافرۃ ص ۴۲۳، البعث والنشور ص ۲۷۵)

جہنم میں کافروں کے اعضاء کی جسامت:

جب آپ دوزخ اور اس کی وادیوں، گھاٹیوں، کنویں، اس کے بدمزہ پانی، جہنمی خوراک اور کفار پر مسلط سانپ، بچھو اور جہنم کی گہرائی و موٹائی کی کیفیت اس کی وحشتناکیوں سے آگاہ ہو چکے تو اب ان لوگوں کے جسم و اعضا کی جسامت اور دوزخیوں کے ڈراونے منظر کو بھی جانئے جو ابدالاباد ان عذابوں میں مبتلا رہیں گے، جن سے رہائی ونجات کی کوئی صورت نہیں ہوگی اور ان قبیح ورذیل، دنیا وآخرت میں ضرررساں افعال واعمال یعنی کفر شرک کی تاریک وادیوں میں بھٹکنے سے اللہ رب العزت کی پناہ طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نجات دے۔ آمین

حدیث: (۲۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله تعالٰی علیه وسلم "ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلَ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلَ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَ ثَلَاثٍ مِثْلَ الرَّبَذَةِ. (ترمذی ج۲ ص ۸۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کی ران بیضاء

پہاڑ جیسی ہوگی اور دوزخ میں اس کی مقعد (سُرین) تین دنوں کی مسافت جتنی ہوگی جیسے زبدہ۔

حدیث:(۲۶) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله تعالٰی علیه وسلم قَالَ "اِنَّ غِلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعاً وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلَ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔ (ترمذی ج۲ص۸۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا چمڑا بیالیس گز موٹا ہوگا، اس کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی۔

حدیث:(۲۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم "اِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ۔ (ترمذی ج۲ص۸۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا "کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ (نو کلومیٹر) کھینچے گا، لوگ اسے پاؤں تلے روندیں گے۔

حدیث:(۲۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله تعالٰی علیه وسلم قَالَ "مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔
(بخاری ج۲ص۹۷۰، مسلم ج۲ص۳۸۲، شرح السنہ للبغوی ج۷ص۵۶۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافروں کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سواری کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔

العیاذ برحمۃ اللہ! یہ ہیں کفار و مشرکین کے اعضا کی ڈراونی و بلاخیز و جاں سوز

احوال واہوال کہ جن کے بیان ہی سے ایک قیامت واقع ہوجائے، نیند حرام ہوجائے کہ کہیں ان کے داڑھ کو اس طرح کا عذاب کا کہ اُحُدْ پہاڑ اس کے سامنے چھوٹا پڑ جائے دوزخ میں اس کی نشست گاہ کا فاصلہ ۴۰۵ رکلومیٹر کا ہوگا۔ ان کی زبانوں کی لمبائی کا حال یہ ہوگا کہ ایک دو فرسنگ یعنی نو کلومیٹر تک گھسیٹ رہے ہوں گے، جن کو دوسرے جہنمی روندر ہے ہوں گے۔ کاندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ کہ اگر تیز رفتار گھوڑ سوار اسے طے کرنا چاہے تو تین دن کا عرصہ لگ جائے اگر اسی صورت پر کسی ایک کو دنیا میں لایا جائے تو اس کی صورت دیکھ کر تمام خلائق ہلاک ہوجائیں، پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے اہل دنیا کی زندگی اجیرن ہوجائے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے بیان فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ دوزخیوں کے جسم کتنے بڑے ہونگے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے فرمایا:

" وَاللهِ مَا تَدْرِيْ اَنَّ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ وَبَيْنَ عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا يَّجْرِيْ فِيْهَا اَوْدِيَةُ الْقَيْحِ وَالدَّمِ"

(شرح السنہ ج ۷ ص ۵۶۳)

خدا کی قسم! تم نہیں جانتے کہ ان کے کان کی لو اور کندھوں کے درمیان ستر سال کے سفر کی مسافت ہوگی، اس کی وادیوں میں خون اور پیپ جاری ہوگی۔ قلت اَنْهَارٌ؟ قَالَ لَا بَلْ اَوْدِيَةٌ" میں نے کہا کہ نہریں ہوں گی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں! بلکہ وادیاں ہوں گی۔

مسلمانو! اب تو ہوش کرو، اب تو بیدار ہوجاؤ اپنے اعمال اور اخلاق کا محاسبہ کرو، خواہشات نفس کا تعاقب چھوڑ دو، ہوس دنیا سے پیچھا چھڑاؤ، طاعات وحسانات کے خوبصوت زیور سے خود کو آراستہ کرو، دامن اسلام کو مضبوطی سے تھام لو، سواد اعظم اہل سنت کی پیروی کرو، نور ایمان سے اپنی دنیا و آخرت کو جگمگاؤ، تعمیل احکام خدا کر کے اپنی

قسمت تابندہ ودرخشاں رکھو، کفار ومشرکین، منافقین ومرتدین کی صحبت سے پہلو تہی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی صحبت تمہیں دولت ایمان سے محروم کردے، ان کی مجالست تمہیں آخرت میں ملنے والی نعمتوں سے مایوس کردے، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تمہیں عبادت الٰہی اور اطاعت نبوی سے غافل کردے اور تمہارا بھی حشر ان بدبختوں کے زمرہ کے ساتھ ہو۔ اس لئے خواب غفلت سے بیدار ہوجاؤ اور ان شیطانوں کے سایۂ فریب سے دور بھاگو، ان گمراہ فرقوں اور معبودان باطلہ کے پرستاروں کی ہم نشینی سے دوری اختیار کرو، اپنے گناہوں سے تائب ہوجاؤ، آنکھوں سے اشک ندامت بہاؤ، خوف خدا سے لرز جاؤ، اس کی پکڑ سے ڈرو۔ آج تم رولوگے، گناہوں کو ترک کردوگے کل آخرت میں تم رونے سے بچ جاؤگے کہ دوزخ میں دوزخی روئیں گے اور یہ بھی ایک عذاب ہوگا۔ چنانچہ درج ذیل حدیثوں کو خوب غور سے پڑھو اور دیکھو کہ جہنمیوں کو رونے کی کیفیت کیا ہوگی۔

حدیث:(۲۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يَقُوْلُ يَاۤيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكُوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحَ الْعُيُوْنَ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔

(شرح السنہ للبغوی ج ۷ ص ۵۶۵)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! روؤ (خوف خدا سے) اور اگر نہ روسکو تو بہ تکلف (خوف خدا کا تصور کرکے) روؤ کیونکہ دوزخی لوگ روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں آنسو ختم ہوجائیں گے تو خون بہیں گے جو آنکھوں کو زخمی کردیں گے اگر ان میں کشتیاں بہائی جائیں تو بہہ جائیں۔

حدیث:(۳۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يُلْقَى الْبُكَاءُ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُوْنَ حَتّٰى تَنْفَدَ الدُّمُوْعُ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيَصِيْرُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ اُخْدُوْدًا لَوْ اُرْسِلَتْ فِيْهَا السُّفُنُ لَجَرَتْ۔

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۲۱، شرح السنہ للبغوی ج ۷ ص ۵۶۵، کنزالعمال ج ۱۴ ص ۲۲۵)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنمیوں پر رونا مسلط کردیا جائیگا وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہوجائے گا، پھر خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھا ہوجائے گا کہ اگر اس میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو بہنے لگیں۔

شفیع المذنبین، رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو خوف خدا سے رونے کی تلقین فرمارہے ہیں تاکہ مولیٰ تعالیٰ اس کے رونے کو قبول فرمالے۔ خود سرور کائنات معصوم ہونے کے باوجود رورہے ہیں، سب سے پہلے دروازۂ جنت کھٹکھٹانے والے ہوں گے اس کے باوجود رورہے ہیں سرکار کا یہ رونا امت عاصی کے لئے ہے، ہم گنہگاروں کو تو اور آہ وفغاں کرنی چاہئے، اس کے تیار کردہ دوزخ کی ہولناکیوں سے اس کی پناہ مانگنی چاہئے۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ اپنا سر اپنی اہلیہ کی گود میں رکھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ رو پڑے تو آپ کو دیکھ کر آپ کی بیوی بھی رونے لگی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ آپ کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگی آپ فرماتے ہیں کہ مجھے فرمان الٰہی ترجمہ (تم میں سے ہر ایک کو اس میں سے گذرنا ہے) یاد آگیا تھا اس لئے میں رونے لگا تھا، کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ اس سے یعنی دوزخ سے نجات بھی ہوگی یا نہیں۔
(مستدرک ج ۴ ص ۶۳۱)

اور حضرت زیاد بن سودہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس کی پوربی دیوار پر بیٹھے رو رہے تھے تو کسی نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا "مِنْ هَا هُنَا اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَّهٗ رَأَى جَهَنَّمَ" کہ یہیں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ نے جہنم کو دیکھا ہے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۶۴۶، صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۲۷۶)

یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مقدس جماعت ہے جن کے فضائل و مناقب میں آیات قرآنیہ وارد ہوئی ہیں، جن کو جنتی ہونے کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لبہائے مبارک سے ملی ہے مگر خوف خدا ان کے دلوں میں اس طرح ہے کہ ہمہ وقت اس سے خائف رہتے ہیں، سوء عاقبت سے اس کی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ مگر ایک ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کئے جا رہے ہیں لیکن کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ قیامت کے دن رب کے حضور حساب و کتاب کے لئے کھڑا ہونا ہے سوال ہو گا تو کیا جواب دیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ نے ارشاد فرمایا:

ما من مو من یخرج من عینه دمو ع وان کان مثل را س الذباب من خشیة الله ثم یصیبه وجهه الا حر مه الله علی النا ر "

ترجمہ: جس بندۂ مومن کی آنکھ سے خوف خدا کے سبب آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب:

حدیث: (۳۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ "اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ.

(بخاری ج ۲ ص ۹۷۱، مستدرک علی الصحیحین ج ۴ ص ۶۲۵)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''دوزخیوں میں سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے پیروں کے نیچے آگ کے دو انگارے ہونگے جن سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔

انہیں سے اس طرح بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کیلئے آگ کا جوتا اور دو تسمے ہونگے، جن سے اس کا دماغ ابلتا ہوگا جیسے ہانڈی ابلتی ہے وہ یہ نہ سمجھے گا کہ کوئی بھی سخت عذاب والا ہے حالانکہ ان میں وہ سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا۔

اللہ کی پناہ! جب سب سے ہلکے عذاب کا عالم یہ ہے تو اس سے بڑھ کر جو عذاب ہوگا اس کی کیفیت وشدت کا عالم کیا ہوگا۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں کو عذاب دینا چاہے گا تو ان میں سے ہر انسان کے لئے اس کے برابر آگ کا ایک تابوت تیار فرمائے گا، پھر اس تابوت کو آگ کے تالوں سے مقفل فرمادے گا تو اس کی ہڈیوں پر سوائے کیل کے کچھ نہیں دکھے گا۔ پھر اس تابوت کو آگ کے دوسرے تابوت میں رکھ کر تالوں سے بند کر دیا جائے گا پھر ان دونوں تابوتوں کے درمیان آگ بھڑکائی جائے گی اور ان (جہنمیوں) میں سے ہر ایک یہی تصور کرے گا کہ اس کے سوا اس عذاب میں کوئی نہیں ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس فرمان کا "لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ" (ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ) اور فرمان الٰہی ہے ''لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ'' (انکے لئے دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اس کا اوڑھنا) کا۔ (درمنثور ج ۵ ص ۶۰۷)

دلاسۂ رحمت:

ناامیدو! مژدہ ہو کہ ہمارا رب رحمٰن ہے، ہمارا مولیٰ رحیم ہے، ہمارا خالق حنان ہے، ہمارا مالک رؤفٌ بالعباد ہے، ہمارا رب غفار ہے، ہمارا رب ستار ہے، وہ اپنے بندوں پر ماں سے بھی زیادہ شفقت فرمانے والا ہے، وہ ہمارے گناہوں کی مغفرت

فرمانے والا ہے، ہمارے ساتھ شان رحیمی کا معاملہ فرمانے والا ہے، ہمارے حق میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرمانے والا ہے، ہمیں روز قیامت ذلت وخواری سے مامون رکھنے والا ہے، ہم گنہگاروں پر باران فضل وکرم نازل فرمانے والا ہے ، اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن شفقت سے نوازنے والا ہے، قیامت کے دن جہاں کفار ومشرکین کو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا وہیں ہم گنہگاروں کو جنت میں لے جانے کا حکم ہوگا۔اور ایسا کیوں نہ ہو کہ دوزخ میں تو وہ جائے گا جو اس ذات سے بے نیاز ہے، جو اس کی عبادت سے منحرف ہے، جس نے ذات حق سے سرکشی کی، جس نے شرک کیا وہ دوزخ کی ہولناک وادیوں میں ہوگا، جس نے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کی وہ دوزخ میں جائے گا، جو کلمۂ توحید ورسالت کے اقرار سے منکر رہے، جو خدا کی وحدانیت اور مصطفیٰ کی رسالت اور نبوت کی تکذیب کی وہ دوزخ کے عذاب شدید سے دوچار ہوگا۔ ہمیں تو اس معبود برحق نے اپنی توحید و وحدانیت پر ایمان لانے کا حکم دیا ہم نے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہا، اس نے ہمیں دولت ایمان واسلام سے نوازا۔اس لئے وہ ہمیں دوزخ میں داخل نہیں فرمائے گا کیونکہ ہم نے اس کے ساتھ کفر نہیں کیا ہے، نہ ہم نے اس کے ساتھ شرک کیا ہے اور الحمدللہ نہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں توہین کی ہے۔ ہاں شیطان کے بہکاوے میں آکر نماز و روزہ سے غافل رہے ، صدقات و خیرات میں کوتاہی کئے ، گناہوں سے دامن داغدار رہا۔لیکن اس کی رحمت سے امید وابستہ ہے، اس ذات غفور و رحیم سے لطف وکرم کی آس مضبوط ہے، اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور غلامی کا شرف حاصل ہے وہ ہمارے حق میں مصطفیٰ جان رحمت کی شفاعت قبول فرمائے گا اور نار جہنم سے نجات عطا کر کے داخل جنت فرمائے گا۔

لہذا مسلمانو! آپ گناہ کر بیٹھو، عبادات ومعاملات میں کوتاہی ہو جائے ، پھر بھی

رب تبارک وتعالیٰ سے امید نہ توڑیں، اس کی رحمت اور کرم نوازی سے مایوس نہ ہوں، بلکہ اس کی بارگاہ میں گناہوں کے ارتکاب پر اشک ندامت بہائیں، اسی کے حضور آہ وفغاں، گریہ وزاری کریں، غفران ومغفرت کی دعا کریں، خود کو کفر وشرک سے بچائیں رکھیں بے شک وہ پاک پروردگار عالم ہی ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ وہ اپنے بندوں پر کتنا رحیم ہے، کس قدر مہربان ہے ذرا دیکھو تو سہی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (الزمر ۵۳)

ترجمہ: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا اَذْنَبَ الْعَبْدُ ذَنْبًا فَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ اُنْظُرُوا اِلٰی عَبْدِیْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَیَاْخُذُ بِالذُّنُوْبِ اَشْهَدُ كُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ"

(مسند امام احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۴۹۲)

ترجمہ: جب بندہ کوئی گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے "دیکھو میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخش دیتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ بھی فرماتا ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا۔

ایک اور حدیث میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَوْ اَذْنَبَ الْعَبْدُ حَتّٰی تَبْلُغَ ذُنُوْبُهٗ عَنَانَ السَّمَاءِ اَغْفَرْتُهَا مَا

اَسْتَغْفَرَنِیْ وَرَجَانِیْ۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۴۶۷)

ترجمہ: اگر بندہ گناہ لے حتیٰ کہ اس کے گناہ آسمان کو پہنچ جائیں تو بھی میں اسے بخش دونگا جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتا رہے اور مجھ سے امید رکھے۔

شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ عَنِ الْوَالِدَۃِ الشَّفِیْقَۃِ بِوَلَدِھَا"۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۸۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ پر بچے پر مہربان ماں سے بھی زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ اکبر! جو ذات اپنے مومن بندہ پر اس قدر فضل ومہربانی فرمائے کہ حد سے زیادہ شفقت ومحبت کرنے والی ماں بھی اتنی محبت ومہربانی نہ کر پائے، تو وہ خدائے وحدہٗ لاشریک اپنے بندوں کو آتش دوزخ میں کیسے ڈالے گا، اس کی رحمت کو کب یہ گوارہ ہوگا؟

لیکن مسلمانو! یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم گناہوں کے ارتکاب سے خدائے تعالیٰ سے ڈریں، اس کے خوف سے گناہوں کو ترک کردیں، خاص کر کفر وشرک اور توہین انبیاء ورسلان عظام سے بچیں اور اس کی رحمت سے امید وابستہ رکھیں، اس ذات یکتا سے حسن ظن رکھیں تو انشاء اللہ الرحمٰن ہمیں اس کے سایہ رحمت سے اور اس کے پیارے رسول علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کے دامن شفاعت میں جگہ نصیب ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری، میرے والدین، اہل وعیال، دوست واحباب اور تمام مسلمانان اہل سنت کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

آج پیران پیر محبوب سبحانی، مرشد لاثانی حضور پرنور غوث صمدانی، غوث اعظم جیلانی، سید الاولیاء محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نیاز کا دن ہے تمام عاشقان غوث الوریٰ آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں فقیر بھی حضور غوث صمدانی کی بارگاہ میں یہ حقیر کاوش لیکر حاضر ہے، اس کتاب میں مذکور آیات و

احادیث کا ثواب بارگاہ غوثیت میں نذر ہے، اے اللہ تو اسے قبول فرما۔ اور حضور غوث أعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ ہماری مشکلوں کو آسان فرمادے۔ امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَ کاً وَ سُبْحَانَہٗ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلاً ہ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ صَلٰوۃً نَفِیْسَۃً رَائِعَۃً وَ سَلَاماً کَامِلاً ظَاھِراً وَّ اَفِراً دَائِماً اَبَدًا۔

گدائے مصطفیٰ ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی غفرلہ ولوالدیہ
تاراپٹی، دھنوشہ جنکپور، (نیپال)
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم۔ پی)
۱۱ ربیع الغوث بروز یکشنبہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۸ مارچ ۲۰۱۰ء
om email id:abdussalamamjadi@gmil.c

مآخذ ومصادر

۱۔کلام ربانی ''قرآن مجید،، ۲۔صحیح البخاری
۳۔صحیح المسلم ۴۔سنن الترمذی
۵۔سنن ابی داؤد ۶۔سنن النسائی
۷۔سنن ابن ماجہ ۸۔مشکوٰۃ المصابیح
۹۔مسند احمد بن حنبل ۱۰۔الترغیب والترھیب
۱۱۔کنزالعمال للمتقی ۱۲۔شرح السنۃ للبغوی
۱۳۔المستدرک للحاکم ۱۴۔انیس الجلیس
۱۵۔التذکرۃ فی احوال الموتی وامورالآخرۃ
۱۶۔فتح الباری ۱۷۔اشعۃ اللمعات
۱۸۔تفسیر روح البیان ۱۹۔تفسیر الدرالمنثور
۲۰۔تفسیر الطبری ۲۱۔تفسیر الخازن
۲۲۔تفسیر ابن کثیر ۲۳۔کنزالایمان
۲۴۔تبیان القرآن ۲۵۔تنبیہ الغافلین
۲۶۔تنبیہ المغترین ۲۷۔کشف المحجوب اردو
۲۸۔حیٰوۃ الحیوان ۲۹۔سرالہ قشیریہ اردو
۳۰۔تذکرۃ الاولیاء اردو ۳۱۔ردالمختار
۳۲۔بہار شریعت ۳۳۔شرح وقایہ
۳۴۔حدائق بخشش ۳۵۔کیمائے سعادت اردو
۳۶۔فتاویٰ رشیدیہ